

یا صاحبِ کمالِ یاسید البشر
 من جہا المنیر نور الحق
 لا یبکین الی شئنا کما کان
 بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

رَشکِ فلک نے ہیں کو بنا کر رہوں گا میںؔ

سوزِ فغاں سے آگ لگا کر رہوں گا میں اشکِ رواں سے سیل بہا کر رہوں گا میں
مطلوبِ اپنی زسیت کا پا کر رہوں گا میں دل میں تمہارا دردِ بے سار رہوں گا میں
پیاسی زمیں کو خونِ پلا کر رہوں گا میں سوکھے چمن میں پھول کھلا کر رہوں گا میں
ظالم کی دھکتی رگٹ کو دبا کر رہوں گا میں منیٰ ٹلوم کے حقوق دلا کر رہوں گا میں
خلقتِ خدا کی ہے تو حکومتِ خدا کی ہو دنیٰ میں یہ سوال اٹھا کر رہوں گا میں
پھونکوں گا ایسی قرن کہ مرنے بھی جاگ اٹھیں کچھ بھی ہو اب یہ شر اٹھا کر رہوں گا میں
ذروں کو دئے کے تابشیں ماہ و نجوم کی رَشکِ فلکِ زمین کو بن کر رہوں گا میں
لاؤں گا آسماں سے ستاروں کو توڑ کر دھرتی کو چار چاند لگا کر رہوں گا میں
بادِ بہار بن کے وہ میرے چمن میں آئے صبر کو یہ تیز سکھا کر رہوں گا میں
وعدہ ہوا کہ آؤ گے شب کو تو پھر جناب پلکوں پہ اپنی شمعیں سبٹا کر رہوں گا میں
روٹھا ہوا تھا میں تو مہنیا تھا آپ نے روٹھے ہوئے ہیں آپ مٹا کر رہوں گا میں

سَلَمٰنِ ظَلَمَتوں میںؔ ہے انسان کھو گیا
انسانیت کی شمع جلا کر رہوں گا میں

جرم پیشہ افراد

پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے اپنے ایک اخباری بیان میں ملک میں امن عامہ کی برکٹی ہوئی صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے عناصر کا سختی سے عصاب کرے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مارشل لا دہونے کے باوجود عوام اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جرائم پیشہ افراد حالات کو بگاڑنے پر مئے ہوئے ہیں جن کی اکثریت سپیلر پارٹی کے کارندوں پر مشتمل ہے۔

مفتی صاحب نے اپنے بیان میں جن واقعات کی طرف حکومت کی توجہ دلائی ہے اور جن حدیثات کی نشاندہی کی ہے ان سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بات اب ہر شخص کے تجربہ میں آچکی ہے کہ عوامی حکومت کی "دوا داری" اور درگزر کی پالیسی سے مجراؤں ذہنیت کو فروغ مل رہا ہے اور مواخذہ کے خوف سے بے نیاز ہو کر یہ ذہن کھلے بندوں لاقانونیت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ مفتی صاحب نے عوام کا اپنے آپ کو غیر محتاط سمجھنے کی جو بات کہی ہے وہ اب کوئی پوشیدہ حقیقت نہیں رہی۔ ہر شریف آدمی شیخ بھٹو، عناصر کے خوف سے مضطرب اور پریشان نظر آتا ہے اور فی الحال کس بھی پریشان حال کو اپنے ٹرٹے ہوئے درد کا مداوا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

معصوم بچوں کے اغوا اور قتل کی وارداتیں اب روزمرہ ہو کر رہ گئی ہیں اور یہ کسی ایک خطہ کی ایک شہر اور کسی ایک علاقہ کی بات نہیں بلکہ کیا دہی سے لے کر خیرپک حرائم پیشہ افراد کی منظم قبیضہ اپنی کارستانیوں میں لگی ہوئی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سپیلز پائلٹی کے کارندوں کے کارنامے نمایاں ہیں جن کا مقصد عوام میں عدم تحفظ کا احساس اجاگر کر کے موجودہ عبوری حکومت کو ناکام بنانا اور اپنے سابقہ آقاؤں کے جرائم پر پردہ ڈالنا ہے۔

اگر ان غنڈہ معاصر کا فوری طور پر سدباب نہ کیا گیا تو حالات کے بد سے بدتر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ہم یہ بات یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر لاہور میں معصوم بچوں کے قاتلوں کو سزائے موت دیا جائے تو کراچی میں بے گناہ بچوں کے قتل کا سادہ پیش نہ آتا اور اس قتل کے نتیجہ کے طور پر کراچی میں ہڑتالوں، مظاہروں، جلسوں، جلوسوں، توڑ پھول اور آتش فشاں کے واقعات رونما نہ ہوتے۔

ہم متقی صاحب کے اس مطالبہ کی چند روٹیاں ٹیک کر دیتے ہیں کہ مجرموں کو سخت زرعی سزائیں دی جائیں۔ اگر اس سزائے بھی مجرموں کے معاملے میں اغراض اور صرف نفع کے کام لیا گیا تو عوام یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ حکومت ان مجرموں سے خوفزدہ ہے جبکہ عوام مجرموں کو گیز کر دیا ایک پنپلے کے لئے حکومت سے ہر طرح کا تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔ حکومت کی نیت پر شبہ نہیں کیا جا رہا مگر اتنا ضرور ہے کہ عوام کو حکومت کی موجودہ بددش سمجھ نہیں آ رہی نہ جانے کون سی مصلحت کا ذرا ہے کہ اب ملک اس سمت میں راست اقدام نہیں کیا جا رہا جبکہ یہ بات بھی اب کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ ان جرائم پریشہ افراد کو سپیلز پارٹی کی اشیر بار حاصل ہے۔ عموماً یہ بات بھی سننے میں آتی ہے کہ انتظامیہ حکومت سے تعاون نہیں کر رہی۔ یہ شک ہے کہ انتظامیہ میں آج بھی مجبوتھ کے مراعات یافتہ کثرت سے موجود ہیں اور وہ بھی اس ذہنیت کے حامل ہیں جن کا مظاہرہ مجبوتھ نے اپنے محرم سالہ دور اقتدار میں کیا۔

لیکن ان تمام تر حقائق و واقعات کے باوجود حکومت ایسی کمزور نہیں ہے کہ وہ انتقامیہ کے ان بزرگوں کے سامنے بے دست و پا ہو کر رہ جائے اور یہ طبقہ نہ انیائے کر کے مجبور کے حق میں عوام کی ہمدردیاں حاصل کرے نہ کسی کا کیا ہو جائے۔ سداً غلامانہ اگر اسیا ہوا تو وہ دن اس ملک کی تاریخ کا آخری دن ہوگا۔



جلد نمبر [۲۱] شمارہ نمبر ۸

جمعه المبارک ۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۲ قمری ۱۹۰۵

سررسمیت
مولانا عبد التئید الہوری

اکرام لفظ داری

عمیر الہامی

بدلت اشتراك

سالانه

۴۵ — رُپے

ششماہی

۲۳ — روپے

سہ ماہی — ۵۰ روپے

فی حیرت

ایک روپیہ

کے مضامین

تبلیغہ علماء اسلام پاکستان

پریکھنہ پر یہی چاہیہ اور مولانا حبیب اللہ انور نے شیرازہ الہ گیت اور ہر سے شائع کیا

ایک آدمی کی قوت خرید جواب دہ ہے۔ عوام کی اکثریت زندگی کو بال جان سمجھ رہی ہے۔ آئے ایسی بنیادی ضرورت کی چیز کی قلت و گران کایہ عالم ہے کہ عوام پیچھے پیچھے ہیں اور آگے آگے آگے۔ پاکستان قومی اتحاد کے نائب صدر فزائزادہ نصر اللہ خان نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہہ کر سوہ حسد میں آگے آگے رہے اور پاکستان میں ڈیڑھ صدی پہلے فروخت ہو رہا ہے۔ خدا کی پناہ۔

اگر یہی حالت رہی اور اس کے انداد کی طرف قومی توجہ نہ دی گئی تو حالات تابو سے باہر ہو جائیں گے اور کچھ بعید نہیں کہ قحط مہیسی صورت حال پیدا ہو جائے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مارشل لاء کی موجودگی میں قیوتوں میں اضافہ کا یہ عالم ہو اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اشیاء نے صرف تاباں ہو کر رہ جائیں۔ بگڑے ہوئے حالات کو روکنا اصلاح لانے کے لئے مارشل لاء کو آخری چارہ کار ہونے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر مارشل لاء بھی کسی وجہ سے حالات کی اصلاح کرنے میں ناکام ہو جائے تو حالات کی ابتری کا اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں۔

سیاسی لیڈر حکومت کی توجہ مسلسل اس طرف مبذول کر رہے ہیں کہ عوام کی بنیادی ضرورت کی اشیاء اگر سستے داموں فروم نہیں کی جاسکتی تو کم از کم مناسب قیمتوں پر تو یہ ہوں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اگر قیمتیں کم نہیں کی جاسکتی تو ان میں اضافہ بھی نہ ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ موجودہ بگاڑ تمام تر مزدوری سابقہ حکومت کی غلط پالیسیوں اور غلط پیمائشوں کا نتیجہ ہے مگر یہ بگاڑ آخر بجا و کب تک رہے گا اور عوام یہ بت کب تک سنتے رہیں گے۔ اب ضرورت ہے کہ اس بگاڑ کو دور کیا جائے اور حالات کا اونٹ سمجھ کر دیکھ پر بیٹھے۔

مولانا شمس الدین شہید کی چوتھی برسی پر



ماہنامہ

لاہور

زیر ادارت زاہد الراشدی

لکے خصوصاً اشاعت

- شہید کے المناک حادثہ شہادت کا پس منظر
- نایاب تعادیر
- مذہر قتل کی تازہ ترین صورت حال

اور دیگر علمی، ادبی و سیاسی مضامین

مارچ ستمبر کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

قیت فی پرچہ تین روپے سالانہ تین روپے رضامت اجنبی فی پرچہ تین روپے
پرچہ یکھو مارچ کو نظر نام پر آرہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

منجانب: منیر ماہنامہ تتبعہ، اندرون شیراز، گیت، لاہور

ہم براہ راست چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہوئے گزارش کریں گے کہ وہ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ کی طرف سے اٹھائے گئے خدشات کی طرف قومی توجہ دے کر ان کے قومی مدارک کا اہتمام کریں
سے شاید کہ ترسے دل میں اتر جائے مری بات

پس بے نظیر بھٹو کو سپر پارٹی کی قائم مقام چیئر مین بنانے کا فیصلہ

سپر پارٹی کی قائم مقام چیئر مین یکم گرفت بھٹو نے لاہور میں سوہ پنجاب میں پارٹی کے صدر سیکرٹری اور مارچ کے انتخابات میں کامیاب ہونے والے امیدوار افواہ کی جو کانفرنس طلب کی تھی اس میں مشر بھٹو کی صاحبزادی میں بے نظیر بھٹو کو قائم مقام چیئر مین بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پارٹی نے ایک قرارداد کے ذریعہ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگر مشر بھٹو اور یکم بھٹو کو نااہل قرار دے دیا جائے تو ان کی غیر موجودگی میں بے نظیر بھٹو کو پارٹی کی قائم مقام چیئر مین بنادیا جائے گا۔

اس کانفرنس اور اس قرارداد کے بعد بھی اگر کوئی سرگرمی یہ کہہ کہ سپر پارٹی اس ملک میں جمہوریت چاہتی ہے اور اس نے اپنے دور میں جمہوری اداروں کے کفر کے لئے کام کیا ہے تو اس پر اس کے سوا کیا کیا جاسکتا ہے کہ انڈے کو اندھیرے میں بہت دود کی سوجھی۔ یہ بات اب بعد روکشن کی طرح واضح ہو گئی کہ سپر پارٹی کا ہر اجلاس اور ہر کاروائی بھٹو خاندان کو گری سے گری صورت میں بھی بالآخر کھٹنے کی ناکام کوشش ہو جائے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔

بھٹو جیل یا ترازو گئے تو ان کی یکم پارٹی کے قائم مقام چیئر مین کے منصب پر براجمان ہو گئیں۔ جب بھٹو کی آمرانہ ذہنیت کی اس طرح بھی تسکین نہ ہوئی تو پارٹی کا ایک اور اجلاس طلب کیا گیا اور اس میں بھٹو کو تاحیات پارٹی چیئر مین بنائے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح بھی بھٹو جی مطمئن نہ ہوئے تو یوم مہمذت ہر جزوی کو مٹانے کا اعلان ذی شان ہوا اور یہ بھٹو کا حجم دن تھا جسے یوم ہمت کے لئے منتخب کیا گیا کہ بھٹو سے بڑا جمہوریت کا پاسبان اور علمبردار ہی کوئی نہیں۔ اب بھٹو اور یکم بھٹو کو اپنے اعمال بد کی سزا کے طور پر نااہلی کا منتہی والا سزا تو بھٹو کی بگڑ گشت بے نظیر بھٹو کو پارٹی کی قائم مقام چیئر مین بنانے کی قرارداد سننے آئی۔ اب بھی کوئی سپر پارٹی کے بھٹو لیڈر بننے میں شک کہ وہ تو اسکی سپر

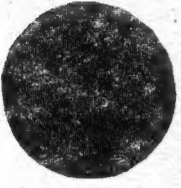
کئے جاؤ سچو ادوں کام اپنا اپنا

سوا اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا

اٹے کی رُوز افزوں قلت

اس وقت اشیاء صرف کی قیمتوں کا جو حال ہے وہ محتاج بیان نہیں ہو سکتی یہ ہے کہ جو چیز مہنگی بنیادی اہمیت کی حامل ہے وہ اتنی ہی نایاب و کمیاب ہے۔

سُلمہری صاحب ہوش میں آئیے



محرم قارئین ۲۲ جنوری کے روزنامہ جنگ کراچی میں مشرور ہڈ اسے سلمہری کا ایک مضمون بعنوان —
”نظام اسلام کے تقاضے“

نظر سے گذرا جس کے چند اہم اقتباسات ہدیہ نظرین ہیں۔ سلمہری صاحب لکھتے ہیں :

”گاندھی نے مسلمانوں کی انگریز دشمنی کے جذبات کا فائدہ اٹھا کر انہیں متحدہ قومیت کے راستے پر ڈال دیا“
پھر لکھتے ہیں :

”سرسید کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ مسلمان ہندو سے جدا اور منفرد قومی شخص رکھتے ہیں اس لیے انہیں غلط سیاست سازگار نہیں“

قوم اور قومیت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا مذہب متحدہ قومیت کا حامی ہے یا وہ قومی نظریے کا ترجمان اس کی مکمل بحث مع دلائل تو ہم کسی دوسری مجلس میں کریں گے آج کی مجلس میں مسئلہ قومیت پر ہم ان لوگوں کے خیالات و نظریات پیش کریں گے جن کی سلمہری صاحب نہ معرفت تفہیم و تکمیل کرتے ہیں، بلکہ ان کی زندگی اور طرز عمل کو ایک مثالی اور معیاری قرار دے کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین بھی کرتے رہتے ہیں۔ ار

اب سب سے یہ دیکھنا ہے کہ اندرون ہند کے لیے انگریز سرکار کی پالیسی اور طرز عمل کا رد و اعتراض تاریخ کی ورق گردانی کرنے والے حضرات اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اندرون ہند کے لیے برطانوی سامراج کی پالیسی کے بنیادی اور مرکزی ستون دو چیزیں تھیں :

۱۔ ہندوستانوں میں ہندی قومیت کے فقدان کی پالیسی۔

۲۔ باہمی تفرقہ انگیزی کی پالیسی۔
چنانچہ ہندی قومیت پر انہماک خیال کرتے ہوئے پروفیسر یلے لکھتے ہیں :

”اگر ہندوستان میں متحدہ قومیت کا لاکھ درجن بے پناہ پیدا ہو جائے اور اس میں انہیوں کے نکالنے کی کوئی عملی زوج نہ بھی ہو بلکہ صرف اس قدر احساس علم ہو جائے کہ انہی حکومت سے اتحاد و عمل ہندوستانوں کے لیے شرمناک ہے تو اسی وقت سے پہلی شہنشاہیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

کیوں کہ ہم درحقیقت ہندوستان کے خارج نہیں ہیں اور نہ اس پر فائز تھانہ حکمرانی کر سکتے ہیں، اگر ہم اس طرح کی حکومت کرنا بھی چاہیں گے تو اقتصاداً طور پر قطعاً برباد ہو جائیں گے“

اسپینش آف انگلینڈ
بجوال جمعیت علماء کرام اسلام آباد
کتوبات شیخ الاسلام ص ۱۷۸

مرحمان مینا لکھتے ہیں :
ہندوستان میں فائدہ جنگی کی طرف رجحان موجود ہے جس کا ایک نمونہ ہندو مسلم عداوت ہے اور یہ واقعہ ہے کہ یہ رجحان نہ ہوتا تو ہماری حکومت نہ قائم ہو سکتی۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ہندو سلطان کے مابین عام مخالفت برطانیہ کے

عہد میں شروع ہوئی۔ برطانیہ سے پہلے بھی ظالم سلاطین گندے ہیں جنہوں نے کبھی غیر مسلموں پر جزیہ لگایا اور کبھی لگاتے دیکھ کر لے کر مجنونا نہ جوش میں آکر لڑائی دیں، لیکن یہ واقعات گاہے گاہے پیش آتے تھے، شجر علم کا پہل چکھنے سے پہلے ظلم میں مذہبی افتراق کا احساس نہ تھا، خواہ ہندو ہوں یا مسلمان دونوں ایک ہی مسجد میں مصروف پرستش رہتے تھے“

ان ہی انشیا عشق
بجوال رد شمس متقبل ص ۲۱۸

سوال یہ ہے کہ وہ کونسا پہل تھا جس کے چکھنے سے ہندو مسلم میں افتراق پیدا ہو گیا۔ وہ کونسا پہل تھا جس کے استعمال کرنے سے ہندو مسلم میں باہمی نفرت و شقاق پیدا ہو گیا، وہ کونسا پہل تھا جس سے لطف اندوز ہونے سے ایک دوسرے کی عزت و آبرو مان مال تک سے دریغ نہ کیا گیا، وہ کونسا زوردار پہل تھا جس کے زبان پر آنے اور دل و دماغ پر متعلق ہونے سے ہندو مسلم میں حرب و فریب، ظلم و تشدد و تفرقہ قائل اور باہمی و عینک شاعری شروع ہو گئی، آخر اسی پہل میں کہ وہ بیش ایک ہزار سال تک ہندو مسلم اکٹھے رہے ہندوؤں کے قاتلانہ اور اشتراک سے پورے برصغیر مسلم رہنا حکومت کرتے رہے اور بقول سرینارڈ، یہاں ظلم و جار سلاطین کی حکومت بھی رہی جنہوں نے غیر مسلموں پر جزیہ بھی لگایا لیکن یہ حالت و کیفیت دیکھنے میں نہیں آتی، جو بعد میں پیدا ہوئی، اس کا ایک کس کا کس پر حسرت اور غمناخت ان کے اندر سمائی کہ باہمی

دست و گریبان ہو گئے اور کوئی چیز ان میں اثر انداز ہو گئی جس کے وجہ سے یہ ایک دوسرے کے قاتل بن گئے۔

اس سلسلہ میں آنجناب تو ہر ایک جانتا ہے کہ انگریزی حکومت اور لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کا ورود نہیں ہوا تھا اس وقت تک ہندو مسلم اپنے اپنے خیالات و نظریات کو اپناتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے معادن و مددگار تھے اور ہندو اپنی واضح اکثریت کے باوجود مسلمانوں کی قیادت کو قبول کیے ہوئے تھے۔ لیکن برصغیر میں قدم رکھنے کے بعد انگریز ہندو مسلم میں اتحاد و اتفاق کے بجائے اختلاف و افتراق، وصل کی بجائے فصل، باہمی تعاون و اشتراک کے بعد بجائے بُعد و نفاق کا بیج بونے میں مصروف ہو گیا اور اس نے اس قسم کا نظام تعلیم کا خاکہ پیش کیا جس سے جہاں ہندو نظریاتی طور پر متاثر ہوں تو وہاں دوسری طرف اس نظام تعلیم کو اپنانے والے مسلمان بھی اپنے سلف صاحبین اور بزرگان دین کے عقاید کو غلط سمجھتے ہوئے انہیں غیر یاد رکھ ڈالیں۔

چنانچہ لارڈ میکالے نے کہا ہے :

”ہمارا مقصد ہندوستان میں تعلیم سے

یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو رنگ

نسل کی حیثیت سے ہندوستانی ہوں

اور دل و دماغ کی حیثیت سے انگریز“

اسی طرح ڈیلیوڈلیوڈ ہنر لکھتا ہے :

”ہمارے انگریزی اسکول میں پڑھا ہوا

کوئی نوجوان خواہ ہو یا مسلمان ایسا نہیں

جس نے اپنے بزرگوں کے مذہبی عقاید

کو غلط سمجھنا نہ سیکھا ہو“

مسلمان ہند مسئلہ بحوالہ

روشن مستقبل ص ۲۷

یہ تو ہندوستانی قومیت اور نظام تعلیم کے متعلق چند حوالہ جات پیش خدمت تھے۔ اب تفرقہ انگیزی کے متعلق سرکار کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیے :

لارڈ الٹسٹن گورنر بمبئی نے ۱۸۵۹ء میں کہا تھا

و اتفاق ڈال کر حکومت کرنا رومیوں

کا اصول تھا اور یہی اصول ہمارا بھی ہونا چاہیے

(ان ہی اڑیا، بحوالہ جمعیت علماء کا حوالہ مستقیم ص ۱۸۱)

ایک اور انگریزی افسر کارلے لکھنے لکھا :

”ہندوستان میں ہماری حکومت

کے ہر حصے کو خواہ وہ خارجی تعلقات

سے واسطہ رکھتا ہو یا عدالتی و حربی

نظم و نسق سے۔ یہ اصول ہمیشہ مد نظر

رکھنا چاہیے کہ تفرقہ ڈالو اور حکومت

کر دیے حکومت خود اختیاری مداف

بحوالہ جمعیت علماء کا حوالہ مستقیم ص ۱۸۱

اسی طرح سر جان میکالم لکھتا ہے کہ :

”اسی قدر وسیع سلطنت میں ہماری

غیر معمولی قسم کی حکومت کی حفاظت

اس امر پر منحصر ہے کہ ہماری عملداری

میں جوڑی جائیں ہیں ان کی حکام قسم

ہو اور ہر ایک جماعت کے نمائندے

مختلف ذاتوں، فرقوں اور قوموں میں

ہوں جب تک یہ لوگ اس فریقہ

سے جدا رہیں گے اس وقت تک

غالباً کوئی بنیاد نہ اٹھ کر ہماری قوم

کے استحکام کو متزلزل نہ کرے گی“

کپنی کے عہد کی تاریخ تعلیم لکھنؤ

ص ۱۸۱ بحوالہ روشن مستقبل ص ۲۷

متذکرہ بالا عبارت نقل کرنے کے بعد سید

طفیل احمد شکاری لکھتے ہیں :

”اس اصول کے تحت بہت سی تدابیر

اختیار کی گئیں جن میں سے بعض عارضی

ہوتی تھیں اور بعض مستقل۔ ان میں سے

مستقل وہ تاجیں ہیں جو کپنی کے

دور حکومت میں لکھی گئی ہیں ان میں

سے ایک مشہور تاریخ ”سرمنڈی ایلٹ“

کی تھی جنہیں بات سخت ناگوار تھی کہ

لکھے پڑھے ہندو مسلمانوں کے گذشتہ

عہد حکومت کی تعریف کیا کرتے تھے

اور عہد جدید کی عیب جوئی کرتے تھے“

اس زمانے میں جس قدر کتابیں اور

تاریخیں خود ہندو مصنفین کی لکھی

ہوئی تھیں ان سب سے مسلمانوں

کی عظمت و وقار کا اظہار ہوتا تھا۔

اس کو بعض انگریز برداشت نہ کر سکتے تھے اس لیے سب سے اول سرمنڈی ایلٹ نے جو ہندوستان میں پڑے بڑے عہدوں پر رہے تھے اور آخر میں گورنمنٹ ہند کے صیغہ فوجہ کے سیکرٹری ہو گئے تھے ہندوستان کی ایک تاریخ لکھ کر اس کی پہلی جلد ۱۸۵۹ء میں شائع کی۔ یہی وہ سب سے پہلی تاریخ ہے جس نے زمانہ قدیم اور باہمیوں مسلمانوں کے عہد کے خلاف خوب خوب رہبر اکھا ہے اور تاریخی میدان میں یہی وہ پہلی کتاب آئی جس کے ترجمے دیہی زبان میں کرنا کر ان کے ذریعہ اسکولوں میں پڑنے والے بچوں کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے عقائد اور دشمنی کا بیج بویا، اگر کسی شخص کو اس تاریخ کے لکھے جانے کا مقصد معلوم کرنا چاہے تو اس کے لیے صرف اس کا دیباچہ پڑھ لینا بالکل کافی ہو گا جس میں مؤرخ نے اپنے منہ کو واضح اور صاف الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ مثلاً صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ :

”بڑا افسوس ہندو مصنفین پر آتا ہے

جن سے جیسے توقع ہو سکتی تھی کہ اس

قوم کے محسوسات، توقعات اور

معتقدات میں معلوم ہوتے، مگر وہ

تواکلمات اور ہدایات لکھتے ہیں وہ

محرم کو ”محرم شریف“ اور قرآن کو ”کلام

پاک“ کہتے ہیں اور اپنی تحریرات کو ”کلم اللہ“

نے شروع کرتے ہیں“

ایلٹ صاحب کو ہندو مصنفین کی

اس بات پر سخت غصہ تھا کہ وہ مسلمانوں

کے مراسم اور مذہب کی اس قدر عظمت

کیوں کرتے ہیں۔

سب سے زیادہ ایلٹ صاحب کو اس

بات پر غصہ تھا کہ :

”اب جب کہ ہندو اپنے ظالم مسلمان

آقاؤں کے چنگل سے نکل کر آزاد ہو گئے

ہیں اور بغیر رک ٹوک کے اپنے دل کی

سید طفیل احمد صاحب مرحوم آگے چل کر کھٹے میں کہ :
 " مگر ہندوستان کی قسمت اسی
 روز پھٹ گئی جب کہ اس قوم کی کتابوں
 کی بنا پر دینی باتوں میں تاریخیں لکھی گئیں
 اور غمزدہ رنگ دیا جھوٹ اور افتراء پڑا
 موجودہ تاریخ کا جزو بنا دی گئی۔ چنانچہ
 یہ وہ تعلیم ہے جس کا پھل چکھنے سے
 ہندوستان میں مذہبی افتراء پیدا
 ہو گیا " (الفصل ۳۶)

۲۔ درہم لوگ آپس میں کسی کو ہندو کسی کو مسلمان کہیں مگر غیر مالک میں خندوئی کہلاتے ہیں۔ غیر مالک والے خدا بخش اور گنگا رام دونوں کو ہندوستانی کہتے ہیں۔ یہی درہم ہے کہ ہندوؤں

۶ در قوم کا اطلاق ایک ملک کے رہنے والوں پر ہوتا ہے۔
یاد رکھو کہ ہندو اور مسلمان ایک مذہبی نقطہ ہے در نہ ہندو مسلمان اور عیسائی جو اس ملک کے رہنے والے ہیں اس

10

اعتقاد سے سب ایک قوم ہیں۔ جب
جب یہ سب گروہ ایک قوم کے جاتے
ہیں تو ان سب کو ملکی فائیدے میں جو
ان سب کا ملک کہلاتا ہے، ایک
ہونا چاہیے.....
اب وہ زماں نہیں کہ مذہب کے خیال
سے ایک ملک کے باشندے دو قومیں
سمجھی جائیں۔

(مجموعہ لیکچر بر سر سید ص ۱۶۷)

(بحوالہ روشنی مستقبل ص ۲۷)

سرمدک طرف سے بیان کی گئی لفظ "قوم" کی تشریحات
کے پیش نظر مولانا الطاف حسین حالی لکھتے ہیں کہ:

”ہمارے نزدیک یہ کہنا کچھ غلط نہیں
کہ قوم، قومیت، اور قومی ہمدردی اور
قومی عزت کے الفاظ جن وسیع منزل
میں کہ اب ہندوستان میں عام طور پر
بولے جاتے ہیں یہ دراصل سرسید
ہی کی تحریروں نے جو ادل سوسائٹی ایجاد
اور اس کے بعد مذہب الاخلاق میں
شائع ہوئیں، لوگوں کو بولنے سکھائے
ہیں۔“ (حیات جاوید ص ۳۱)

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر مرحوم گول میز کانفرنس میں
۱۶ ستمبر ۱۹۳۲ء کو آخری تقریر کرتے ہوئے فرماتے
ہیں کہ:

”ایک لفظ میں مسلمان کی پوزیشن کے
متعلق کتنا چاہتا ہوں جسکی تفصیل میں
دوسرے موقع پر کروں گا۔ انگلستان میں
اکثر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ کیا
کو اس سے (مذہب سے) علیحدہ کر دیں۔
یہ کوئی شدت آمیز عقیدہ نہیں ہے نہ
یہ ظاہری رسوم کا مجموعہ ہے۔ مذہب
میرے خیال کے مطابق حیات انسانی
کی تشریح کا نام ہے۔ میرے پاس ملک
قدن ہے، ایک ضابطہ اخلاق ہے،
زندگی کا ایک نظریہ ہے اور حیات
اجتماعی کے لیے ایک مکمل نظام ہے
جن کو اسلام کہتے ہیں۔ خدا نے برتر
حکم کے سامنے اتنا مسلمان نہیں دیا

مسلمان ہوں اور آخری مسلمان ہوں اور
موائے مسلمان کے کچھ نہیں ہوں، اگر
تم مجھ سے اپنی قوم اصلاہی سلطنت
میں اس نظام، اس ضابطہ اخلاق اور
اس شریعت کو چھوڑ کر شریک ہونے
کے لیے کہو گے تو میں اس کے لیے
تیار نہ ہوں گا، یہ میرا پہلا فرض ہے
جو اپنے خالق کی جانب سے مجھ پر
عاید ہوا ہے اور ڈاکٹر مونجے کا خیال
ہے اور جہاں تک اس فرض کا تعلق
ہے ان کو پہلے ہندو ہونا چاہیے اور
مجھ کو پہلے مسلمان، لیکن جن امور کا
ہندوستان سے تعلق ہے ہندوستان
کی آزادی سے تعلق ہے، ہندوستان
کی فلاح و بہبود سے تعلق ہے، میں
اول ہندوستانی ہوں، دوم ہندوستانی
ہوں اور آخری ہندوستان کی ہوں اور
ہندوستانی کے سوا کچھ نہیں ہوں۔“

(مدینہ مجبورہ ۲ فروری ۱۹۳۲ء)

(بحوالہ تحفہ قومیت اور اسلام ص ۳۰۸)

ابجہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں قادیان
محمد علی جناح کا نقطہ نظر بھی پیش کیا جائے چنانچہ
شعور مسلم لیگ لیڈر دیکھ اذہانی پاکستان چوہدری
خلیق الزماں صاحب مرحوم لکھتے ہیں:—

یکم اگست ۱۹۴۷ء کو مسٹر جناح نے
ہندوستان کے اقلیتی نمائندوں
سے رخصت ہونے کے لیے ان
کو بلوایا۔ اس موقع پر سید رضوان اللہ
سیکریٹری بوبی مسلم لیگ اور میر کاشی
ٹیوٹ اسمبلی نے اقلیتی مسلمانوں کے
مستقبل کے متعلق جناح صاحب سے
کچھ بحث کیڑے سولات کیے۔
جن سے وہ بہت پریشان نظر آئے
اس سے پہلے انہیں اس قدر پریشان
میں نے نہیں دیکھا تھا۔ گفتگو کی یہ
فوجیت دیکھ کر میں نے اسے غم کوٹا
ہی منا سب سمجھا اور رضوان اللہ
کہا کہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اب اس کا

اعادہ کرنا فردی نہیں۔ اس کے لیے
سب ان سے رخصت ہو کر چلے گئے
اس گفتگو کا اثر مسٹر جناح پر اتنا گہرا اور
عمیق پڑا کہ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو بحیثیت
ہونے والے گورنر جنرل پاکستان اور
پاکستان کا فسطی ٹیوٹ اسمبلی کے
پریزیڈنٹ کے انہوں نے اولین موقع
پر دو قومی نظریہ کو اپنی ایک تقریر کے
ذریعہ بالکل غم کر دیا۔ ان کی تقریر تھی:
”وہ اب اگر ہم پاکستان اسٹیٹ
بافرغنت اور خوش دیکھنا چاہتے ہیں
تو ہم کو کلیتہً عوام کی خصوصاً غریب کی
خدمت میں لگ جانا چاہیے، اگر ہم
سب گزشتہ واقعات کو بھلا کہ اور
اختلاف کو ختم کر کے متحدہ طور سے
کام میں مشغول ہو جائیں تو ہم ضرور کامیاب
ہوں گے، اگر ہم اپنا امنی بول ڈالیں
اور سب مل کر یک جہتی سے کام نہ لیں
کو دیں خواہ تم کسی قوم کے ہو، خواہ تم
آپس کے تعلقات پہلے کچھ ہی رہے
ہوں، خواہ تمہارا رنگ، ذات اور دین
کچھ بھی رہا ہو، گروہ اب ہر صورت میں
پاکستان کا شہری ہے جس کے تمام
وہی حقوق اور وہی ذمہ داریاں ہیں جو
کسی اور کی ہیں۔ میں اس سے زیادہ اور اس
پر زور نہیں دے سکتا۔ ہم کو کسی جذبہ
سے کام کرنا ہے اور تعویذ و عرصہ
میں اکثریت اور اقلیت ہندو قوم اور
مسلم قوم کے قیام ختم ہو جائیں گے کیونکہ
خود مسلمانوں میں بھائی اور بھائی
سنی وغیرہ ہیں اسی طرح ہندوؤں میں
برہمن، ویشی، کشتری اور بنگالی اور اسی
وغیرہ یہ سب درجہ ہو جائیں گے۔ اگر
آپ مجھ سے پوچھیں تو حقیقت یہ
ہے کہ ہندوستان کی آزادی میں ہی
مختلف حالات جاری رہے۔ دنہ
ہم بہت پہلے آزاد ہو گئے ہوتے۔
آپ کسی مذہب، ذات یا عقیدے

دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ اجلاس

ایسی کیفیت میں جبکہ جمہوری حکومت کے اقدامات پر عمل درآمد کے سلسلے میں بیوروکریسی کا طرز عمل بیک وقت خود عمل نظر اور ممنوع بحث ہے، اس لیے جمہوری حکومت کو ہنگامی اور ہمگیر بنیادوں پر فوری اقدامات کے ذریعہ غنڈہ گردی کے اس طوفان بدتمیزی کا راستہ روکنا چاہیے تاکہ یہ دشنام دار و اتیم معاشرہ کو انارک اور افراتفری کے جہنم میں دھکیلنے کی مذموم سازش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

گندم کافی ہے مگر.....

چیفٹ مائٹل لائیڈمنسٹر ٹرک کے مشیر برائے امور زراعت ڈاکٹر امیر محمد نے ایک تازہ بیان میں فرمایا ہے کہ ملک میں گندم کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور ضرورت کے مطابق باہر سے بھی گندم منگوائی جا رہی ہے۔ اس لیے گندم کی کوئی قلت نہیں ہے۔ موصوف کا یہ بیان دراصل ان خبروں کی وضاحت کے لیے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے مختلف شہروں بالخصوص دیہات میں لوگوں کو آٹا حاصل کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں اور آٹا یا تو ملتا نہیں یا انتہائی مہنگے داموں ملتا ہے، مگر بعد اواب عرض ہے کہ ڈاکٹر امیر محمد کی طرف سے مذکورہ بالا مشکلات کافی واقع سنا کر نا پڑ رہا ہے اور خودم نے متعدد دیہات میں حاضری کے موقع پر ان مشکلات کو علما محسوس کیا ہے۔ اس لیے ڈاکٹر امیر محمد کے مطابق ملک میں گندم کا ذخیرہ ضرورت کے مطابق موجود ہے اور کسی قسم کی کمی نہیں ہے تو پھر سلائی کے نظام پر ایک نظر ڈالیں تو چاہیے اور اس امکان کا بھی جائزہ ملے لینا چاہیے کہ حکومت کے فیصلوں سے عوام تک پہنچنے کے درمیانی راستوں میں آخر گندم اور آٹا کس کا غائب ہو جاتے ہیں؟ بالخصوص اس صورت میں کہ بھڑک حکومت کے اس سلسلہ میں قائم کردہ نظام اور ڈپٹیوں کی تقسیم میں ابھی تک کوئی رد و بدل نہیں ہوا، اس بات کی فوری چیلنج ضروری ہے کہ بھڑک حکومت کے پروردہ فوڈ آفیسرز اور ڈپٹی ہولڈر کہیں جان بوجھ کر آٹے کی قلت کو تشویش کر رہے؟

ادارہ مسلم لیگ؟

خدا خاں کے پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ جمعیت

وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ صد سالہ اجلاس کی مناسبت سے پاکستان میں بھی دارالعلوم دیوبند کی جدوجہد اور اکابر دارالعلوم کی علمی و فنی خدمات سے نئی نسل کو روشناس کرانے کے لیے محسوس اور مثبت سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ مجالس مذاکرہ چلنے چلنے کی اشاعت اور کتبوں کی نمائش کے علاوہ بھی اس ضمن میں کوئی مفید اور باوقار ذریعہ متصور ہو سکتا ہو تو اس سے بھرپور استفادہ کیا جانا چاہیے، تاکہ نئی نسل کو اس ذہنی و فکری خلا سے نجات دلائی جاسکے۔ جولائے اس کے اکابر و اساتذہ سے، آشعار رکھنے کی مسلسل اور منظم سازش کے ذریعہ پیدا کر دیا گیا ہے۔

قتل اور اغوا کی وارداتیں

گزشتہ کچھ عرصہ سے ملک میں قتل، اغوا اور ڈکیتی کی وارداتوں میں جو وبا کی نوعیت کا اضافہ ہوا ہے وہ قومی معلقوں کے لیے ایک مستقل چیلنج ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ سچے سچے منصوبے کے تحت ختم شدہ عناصر ملک میں دشنام دار و اتیم کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اصول انتظامیہ حسب سابق قانون کے چکر میں الجھی ہوئی ہے۔

کراچی کی مسجد امینی ترمیم کا دشنام دار قتل، لاہور کے پپو کا قتل اور سوہدرہ قلعہ گوجرانوالہ میں مسلح ڈکیتی اور جمہوری عصمت، دہلی کی دار و اتیم پورے ملک میں موضوع بحث ہیں اور عام شہری جان و مال اور آبرو کے تحفظ کے سلسلہ میں بجا طور پر خطرات محسوس کر رہا ہے ان حالات میں جمہوری حکومت سے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ غنڈہ گردی کی اس لہر سے غیر معمولی اور ہنگامی بنیادوں پر نمائش ہی مناسب ہو گا بالخصوص

بعض اطلاعات کے مطابق دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ اجلاس سال رواں کے اختتام سے قبل نومبر میں منعقد ہو رہا ہے جس کی تیاریوں کے لیے مولانا حامد الانصاری کی زیر قیادت ایک پورا شعبہ مصروف عمل ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ دنوں جامعہ مدینہ لاہور میں بعض ارباب علم کا ایک غیر رسمی مشاورتی اجلاس ہوا تھا جس میں صد سالہ اجلاس پاکستانی علماء اور دلچسپی رکھنے والے حضرات کی شمولیت اور دیگر متعلقہ امور پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس کی سفارشات اور تجاویز آپ ترجمان اسلام کے گزشتہ شمارے میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس اجلاس کی اہمیت کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ علم تاریخ سے دلچسپی رکھنے والا ہر ذی شعور شخص برصغیر کی تاریخ میں دارالعلوم دیوبند کے کردار اور خدمات سے آگاہ ہے۔ دارالعلوم کے اس ہم جہتی کردار اور خدمات کے پیش نظر اس کا صد سالہ اجلاس یقیناً برصغیر کے علمی و فکری مستقبل کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہو گا اور اس طرح ایک عظیم المرتبت قافلہ اپنے صد سالہ کردار کے ثبوت و منتفی پہلوؤں پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اگلے صد سالہ دور کے لیے اپنے سفر کا آغاز کرے گا۔

پاکستان میں بسنے والے علماء کرام اور دارالعلوم دیوبند کی گریباں اور محسوس دلچسپی رکھنے والے حضرات سے ہم یہ گزارش کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ صد سالہ اجلاس کی اہمیت کے مطابق ان سفارشات پر عمل درآمد میں خصوصی دلچسپی لیں جو مذکورہ بالا اجلاس میں شریک علماء نے پیش کی ہیں اور اس ضمن میں جہاں اجلاس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ فغانی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں

علماء پاکستان کے اختلافات غلطی کی کوئی صورت پیدا ہوئی ہے تو اب پاکستان مسلم لیگ کے بعض قایدین کے افتراق افشار کا راگ الاپنا شروع کر دیا ہے ابھی حال تک پاکستان مسلم لیگ کے چیف آرگن رز محمد حنیف رائے کا جواز ٹروپو۔ اتحاد و اتفاق کے سب سے بڑے علمبردار۔ نوائے وقت نے انتہائی اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے اس میں مولائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ قیام پاکستان کے حامیوں اور مخالفوں کے سابقہ اختلافات کو جو پاکستان قومی اتحاد کے قیام کے بعد تھوڑے پارہ بن چکے تھے ایک بار اجاگر کر کے قوم کو ایک نئے فکری انتشار کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی گئی ہے۔

میں معلوم ہے کہ ان نئی لائینوں پر میاں ممتاز دولتانہ، خان عبدالقیوم خان اور حنیف رائے آج کل کن سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور پاکستان مسلم لیگ کے، فحی کے نام پر سیاسیات کی دکان چمکانے کی خواہش انہیں کن راستوں پر لے جا رہی ہے۔

لیکن ہم جناب محمد حنیف رائے اور ان کے جہنم داؤں سے اتنی گزارش ضرور کریں گے کہ وہ اگر پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ چلنے کی سکت نہیں رکھتے تو بڑے شوق سے اپنی راہیں الگ کر لیں، لیکن پاکستان قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر قوم کے اتحاد کو اپنی خواہشات کی بھیڑ چڑھانے سے گریز کریں، کیونکہ پاکستان کے عوام نے اتنا اور یک جہتی کے پلے قربانیاں دی تھیں، کسی لیڈری چمکانے کے لیے نہیں۔

بقیہ: سلمہری حنا ہوش میٹ آ

کے ہیں، اس کا سیٹ کے کام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

مشرعہ جی کے تقریر نقل کرنے کے بعد چوہدری خلیق الزمان صاحب مرحوم اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مدیر دافع اور مدفن تبدیل ہمارے سیاسی مسلک میں ایسے دقت آئی جب کہ لاکھوں مسلم بانیں جاچکی تھیں اور لاکھوں کی نوبت آ رہی تھی اور اس سے زائد یہ کہ لاکھوں خاندانوں افراد اپنے آبائی وطن اور ماحول

کو خیر یاد کر کے پاکستان کی طرف چل پڑے تھے۔

(شاہد پاکستان ۹۴، ۹۵ء)

سلمہری صاحب!

آپ نے تو مدنی اور آزاد کی دشمنی اور عدالت میں مسئلہ قومیت کو اسلام اور کفر کا مسئلہ بنا دیا اور یہ نہ دیکھا کہ آپ کی تحریر تقریر میں تو بہت سی ایسی مہتیاں بھی آجاتی ہیں جن پر انگشت ثانی کرنا بھی جرم ہے۔ اس گناہ کے صرف مدنی اور آزاد ہی نہیں مرتکب ہوئے تھے، بلکہ۔

۴: این گناہیست کہ در شہر شانیہ زندہ۔

شائد آپ انہی حضرات کی کچھ ایسی تحریریں

اور تقریریں پیش کریں جو دو قومی نظریہ پر دال ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ انہی حضرات نے کسی دقت متذکرہ بالا خیالات کا بھی تو اظہار کیا ہے۔ تاریخ کے صفحے سے آپ ان خیالات کو مٹا تو نہیں سکتے۔ اب ہمیں صرف اتنا بتانا چاہئے کہ ان رہنما بانی قوم نے جب متذکرہ بالا خیالات و نظریات کا اظہار کیا تھا تو اس وقت ان کی مذہبی پوزیشن کیا تھی۔ کیا وہ اسلام سے مستعفی ہو چکے تھے۔ یا زبور اسلام سے آراستگی کے باوجود ان خیالات کا اظہار کیا تھا۔

بیتوا توجروا

شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر میں پھینکتے

دیوار آسمانی پر حماقت تو دیکھیے!

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں

ذیر صدارت حاجی محمد سلیم خان

۱۸ ربیع الاول مولانا محمد حسین عیدی

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین دہلوی

سید عبد المجید ندیم صاحب

منجانب: شیخ مقبول احمد کرم پور تحصیل میلسی ضلع دہاڑی

سیرت کا فرنس

۱۶ ربیع الاول جامعۃ الامینیہ نزد جنرل بس ٹینڈ گجرات

شو کا اکابرین

خطیب گنپتا حضرت مولانا محمد اہل خان

مولانا منظور احمد چنیوٹی

حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری

قاری نور الحق قریشی جنرل سیکریٹری جمعیۃ پنجاب

منتظم استقبالیہ کمیٹی: مولانا عبدالرؤف، سید صغریٰ شاہ، قاری غلام رسول، بشیر احمد شاہ

چوہدری غلیل احمد اراکین جمعیتہ علماء اسلام ضلع گجرات

قومی اتحاد سے الگ ہونے والوں کو کرسی نہیں ملے گی

بھٹو ازم سے مراد انسانیت شرافت اخلاقی استدار کی ندیل ہے

مفتی محمود ہمارے امام ہیں

فوجی حکام افسر شاہی اور عام سیاست دانوں کا بھی محاسبہ کیا جائے

۱۰ روزہ جی جی کے دن خان عبدالولی خان ملتان پہنچ رہے تھے۔ ملتان میں پہلا FUNCTION جمعیت علماء اسلام ممتاز آباد کی طرف سے تھا اس لئے کہ جسکو کا دن ہے اور نماز جمعہ مسجد انیسویں مزار آباد میں ادا کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔

جمعیت علماء اسلام ملتان مٹر کے امیر حاجی حسن نواز کی قیادت میں ایک وفد خواجہ محمد افضل حق، حاجی بدایت اللہ شیخ محمد یعقوب، حاجی میر احمد، حافظ حبیب الرحمن، سید شری علی اور دوسرے کارکنوں نے شہر سے کئی میل دور باہر جا کر استقبال کیا۔ قائد حریت کا، خان عبدالولی خان گاڑی سے اتر کر اور کارکنوں سے گلے ملے۔ وفد نے خان شہر کی طرف سے خیر مقدم کیا اور خوش آمدید کہا۔ قومی رہنما خان رب نواز خان کی رہائش گاہ پر تفریق اور کارکنوں کے گفتگو اور طعام کے بعد مسجد انیسویں مزار آباد مسجد اسحاق خلیفہ تقرر کر رہے تھے۔ انہوں نے بات پوری کر کے حاضر صاحب کو دعوت کلام دی۔ خان صاحب نے کہا میں تو جمعہ پڑھنے آیا ہوں۔ تقریر تین بجے تمام کو کروں گا۔ البتہ میں یہ بتا دوں کہ میں شہیدوں کے اسلام کے لئے آیا ہوں، ان علماء کرام، ان نوجوانوں اور جیالے و بجا دانشوروں کو لئے آیا ہوں جن کی جدوجہد نے انقلاب برپا کیا بھٹو جیل میں ہے اور ولی ملتان میں۔

نظام مصطفیٰ

دوسری بات یہ ہے کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ آپ نظام مصطفیٰ چاہتے ہیں تو میں نے جواباً کہا کہ کم

نے تو مسئلہ میں نظام مصطفیٰ قائم کر دیا تھا۔ مفتی صاحب صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی نہ تھے اور ان کی تعداد بھی کل پینچ تھی۔ ہم نے صرف نظام مصطفیٰ کے لئے اسلامی نظام حکومت کے لئے مفتی صاحب کو قائد ایدوان بنایا۔ مفتی صاحب امام بنے اور ہم سب مقتدی۔

بھٹو کو ہماری یہ قربانی پسند نہ تھی۔ اس نے قدم قدم پر رکاوٹ ڈالی سازش کی اور ہمارے لئے مشکل بنادیا کہ ہم حکومت چلائیں۔

نماز کے بعد قائد حریت کا ٹوٹی ٹیکٹل ٹرنگیا۔ شہداء کے وراثت سے تعزیت اور دعائے مغفرت کی۔ کارکنوں کی خواہش تھی کہ تقریر ہو مگر ولی خان نے کہا میں صرف فاتحہ کے لئے آیا ہوں

قصائص

البتہ اسلامی تعلیمات کے مطابق آپ قصائص کا خطاب

کریں۔ جن جن ظالموں نے مزدوروں پر گولیاں چلائی ہیں ان کو اسی طرح قتل کیا جائے۔ جہاں تک مزدوروں کے مسائل کا تعلق ہے ہم ان سے گاہ میں اور انشاداً مذہبی حل ہوں گے۔ جنگائی اور آٹا کی نایابی یہ بھی سارے ملک کا مسئلہ ہے۔ یہی حل ہو گا۔

مضبوط کرسی کا نشہ

این۔ ڈی۔ پی کی طرف سے بڑی تنگ اور طویل گلیوں میں دعوت استقبالیہ ترتیب دی گئی تھی۔ جبکہ تنگ اور حاضرین بہت زیادہ تھے۔ عارف محمود دیشی

سید ولایت حسین گردیزی، سید شعور گردیزی اور راؤ مہروز اختر کے بعد جب لوگوں کا پیمانہ صبر لہریز ہو رہا تھا تو عبدالولی خان کو یاد ہوئے۔

میں جب بھی پنجاب کا رخ کرتا ہوں ایک طوفان کھڑا کیا جاتا ہے۔ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ پنجاب اور سرحد ایک ہے اور ساوا ملک ایک ہے پاکستان ہے۔ اسی ملک کے لئے اس کی حفاظت کے لئے آپ نے قربانیاں دیں۔ ایک آکر سے غربت حاصل کی۔ وہ شخص جو کتا تھا کہ میری کرسی بہت مضبوط ہے آج جیل میں ہے اور قتل کے الزام میں موت ہے۔ ظالم اپنی انتہا کو پہنچ چکا۔ اب بھٹو دفنی ہو گیا ہے۔ اب کسی بھٹو خان کا حکم نہیں چلے گا۔ آپ جانتے ہیں شہر میں اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔

یہ ایوب خان اور سکندر مرزا نے دریافت کیا۔ اس وقت ملک بھارتی شہریت کے دھونے علاقوں میں جاری تھے۔ دو اڑھائی سال سے میں تو جیل میں تھا زیادہ تفصیلات معلوم نہیں۔ آپ کی قربانیوں نے اس ظالم کے ظلم سے ملک کو نجات دلائی ہے۔ تحریک میں کس قدر تشدد ہوا علماء کرام کو گولیاں لگائی گئیں، طلباء کو قتل کیا گیا، نوجوانوں کو شہید کیا گیا۔ آپ کی تحریک جدوجہد بھٹو کو مجبور کر سکی، البتہ افواج پاکستان مجبور ہوئی اور اس نے فاتحہ پڑھتے ہوئے کرسی کو بچایا۔ میں اکثر کہا کرتا تھا کہ بھٹو اور ملک ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ قدرت نے میری بات کو سنا کر دکھایا۔ فرمائے پاکستان کو بچایا ہے اس لئے میں کیوں اس کی تعزیت نہ کروں۔ ہم نے بھی مارشل لا کی حمایت نہیں کی۔ ایوبی مارشل لا کی اور نہ کیے گئے

مارشل لار کی۔ اس مارشل لامسے ملک محفوظ ہوا ہے اس لئے میں افواج پاکستان کے اقدام کو سراہتا ہوں۔

غلاطت صاف کر دو

اعتساب ہونا چاہیے اس لئے کہ جس جگہ غلاطت پڑی ہو مازنین ہوتی۔ پہلے غلاطت کو صاف کر دیکر غلطیوں سے احتساب صرف سیاست دانوں کا نہیں کرنا چاہیے بلکہ افواج پاکستان میں جو لوگ غلام ہیں ان کو بھی الگ کیا جائے۔

سلام

میں صرف سلام کرنے آیا ہوں۔ کارکنوں کو بھی پڑا کو شہداء کو اور ان ماؤں بیٹوں اور بہنوں کو جنہوں نے تحریک چلائی۔ آپ متحد ہوئے۔ آپ نے قربانیاں دیں ہم جیلوں سے باہر آئے۔ صرف ملاقات کے لئے آیا ہوں وہ ہو گئی۔ تقریریں ہوں کی وجہ تقریر کی آزادی ہو گئی۔ لاؤڈ سپیکر کی آزادی ہو گئی۔ اجتماع کی آزادی ہو گئی۔ اجازت دیجئے

بھٹو ازم

میدر ولایت حسین گردیزی کی رہائش گاہ پر دعوت عشائیہ کا اہتمام تھا۔ ولی خان تقریر کرنا نہیں چاہتے تھے عوام کے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ بھٹو ازم سے مراد انسانیت، شرافت اور اخلاقی قدروں کی تذبذب انہوں نے ملک کے چاروں بنیادی ادارے تباہ کر دیئے تھے۔ مدلیہ کو اس حد تک حراساں کیا گیا کہ:-

۱۔ ایک سیشن جج کو عدالت میں ہتھکڑیاں پہنا دی گئیں۔ یہ تذبذب ایک جج کی نہیں قانون کی تذبذب تھی عدل و انصاف کو پامال کیا گیا تھا۔

۲۔ پارلیمنٹ سے عوامی نمائندوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ ہمارے مفتی صاحب خیال کرتے تھے کہ کتنے بڑے آدمی کو کون اٹھائے گا۔ ان کو اس وقت

پتہ چلا جب شرک پر پہنچا دیئے گئے۔

۳۔ پریس پر پابندیاں لگا کر اسے منہ بوجھ کر دیا گیا۔

۴۔ انتظامیہ کی پوری مشینری کو اپنے حق میں استعمال

اور ناجائز مقاصد کے حصول کے لئے آلہ کار بنا

لیا گیا۔ سینکڑوں انصاف کو جرم ثابت کئے بغیر

برطرف کر دیا گیا۔ ایسے لوگ بھی برطرف ہوئے جو

پریس پر پابندیاں آمریت کا بنیادی سبب بن جاتی ہیں۔ پاکستان ایسی پابندیوں کی وجہ سے ہی بار بار آمریت کا شکار بنا ہے۔

اتحاد

پاکستان قومی اتحاد نے آمریت کو برباد

نظام مصطفیٰ کے نفاذ سے پہلے غلاطت اور گندگی سے ملک کو پاک کرنا ضروری ہے

انجام تک پہنچایا۔ اب اگر اتحاد کو نقصان پہنچایا گیا تو یہ ملک کی بہت بڑی بد قسمتی ہوگی۔ قومی اتحاد کو نقصان کرنے والوں کے حصول کی جنگ ملک پہنچ سکتا ہے اس لئے کہ کسی خالی ہے۔ جو بری حکومت کسی کی وارنٹ نہیں لوگ کہتے ہیں کہ گریسی پر ولی خان بیٹھے گا میں کہتا ہوں کہ ہمارے قومی اتحاد ہم کسی نہیں چاہتے۔

سیاست

لوگ کہتے ہیں کہ ولی خان سیاست کی بات کرتا ہے میں سلام کی سیاست اشراف بٹاشنگی، اخلاقیات کی سیاست پر اعتماد رکھتا ہوں۔ بھٹو کی سیاست گندہ سیاست تھی۔ اس نے تمہارا مذکور حکم دیا۔ ملک سلیمان (جو ہمارے ساتھ پارلیمنٹ کا معزز رکن تھا) کی بیٹی کو تھانہ طلب کرو اور اسے بے عزت کرو۔ لعنت ہے ایسی سیاست پر اس نے بے گناہ لوگوں پر گولیاں چلائیں۔ پارٹی ورکر کو قتل کر دیا۔ اس نے ملک کی عزت کو لوٹا۔ دولت عزت اور شرافت کو نقصان پہنچایا۔ اسی لئے میں یہ کہتا ہوں کہ ان سب کی مثال لگاؤ۔ پیسہ پیسہ لوٹیں اور لوٹی ہوئی دولت اٹھاؤ۔ اگر تم سے کام نہیں ہوتا تو اسے ہمارے سپرد کر دو۔ اس کی سیاست منفی تھی اور اس

ملک کے باہر ملک کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس طرح ملازمین میں عدم تحفظ کا ڈر پیدا ہوا۔ اس غلام اور بربریت کو میں بھٹو ازم قرار دیتا ہوں۔ ہم اس ازم کو ٹھاکر مدل و انصاف پر یعنی اسلامی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے قومی دولت کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے بے دریغ استعمال کیا۔ کوڑوں روپے اپنی عیاشی پر پانی کی طرح بہائے۔ بیرون ملک دولت جمع ہے۔ اس دولت کا حساب لیا جائے۔ قوم کی ایک لاکھ پائی وصول کی جائے۔

پارٹی اب بھی بے تحاشہ دولت خرچ کر رہی ہے تقسیم کر رہی ہے۔ یہ دولت کہاں سے آئی ہے اس کا بھی حساب لیا جائے اور یہ حکومت کا کام ہے کہ اس ناجائز دولت کا سراغ لگائے۔

پریس کی آزادی

تاریخ شاہد ہے کہ ابلاغ عامہ پر پابندی ملک اور حکومت دونوں کی تباہی پر منتج ہوتی ہے۔ اگر پریس پر پابندی نہ ہوتی تو غلام اور بربریت کا ارتکاب کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی۔ امریکہ میں ایک صحافی نے ٹکسن پر تنقید کی۔ حکومت بدل گئی ٹکسن کو جانا پڑا۔

میں ملتان کے شیڈوں کو سلام کرنے آیا ہوں۔ میں ملتان کا ایک شہر ہے۔

نے نفرت کی دیواری کھڑی کی تھیں۔

گموڈ پر جواہرات

میں معرکیا نوشاد فاروق کا محل مجھے دکھایا گیا۔
استقبالیہ کا افسر بار بار کتا منٹا غلمانہ بھی دیکھو۔ اس
کے احرار پر اندر گیا تو دیکھا کہ گموڈ پر میرے جواہرات
جوڑے ہوئے ہیں۔ اس نے بھی ایسا کیا۔ اپنے لئے محل
بنایا۔ چھتیس کروڑ روپیہ اس پر خرچ ہو چکا ہے غلمانہ
میں سونے کی ٹوٹیاں لگائی گئی ہیں۔ غریب لوگوں کو رہنے
کے لئے کچھ مکان نہیں اپنے کاپانی نہیں ملتا۔ خواتین
کو۔ دس میل کی مسافت طے کر کے پانی لاتی ہیں اور یہ
عمل تعمیر کار تاربا۔ محلی بن رہا ہے کہ خود کو کٹ کھٹ
جیل میں پڑا ہے۔

کتے اور کھن

میں اسلام آباد شکر پریا۔ دیکھا کہ ایک شخص دو۔
کتوں کو کسیر کر رہا ہے۔ کتوں کو کوٹ پینا نہ گئے تھے۔
ان کے کتے کھن کھاتے ہیں اور ضرب کو روٹی میٹر نہیں۔
ان کے کتے کو میٹروں میں رہتے ہیں اور غریب کو کچھ مکان
بھی میٹر نہیں۔ انہوں نے لوگوں کے اخلاق کو بگاڑا ہے
معاشرہ کو تباہ کیا ہے۔ استاد کی عزت شاگرد نہیں کرتا۔
کاشت کار زمیندار سے نالال ہے اور مزدور کا طائد
سے گویا شرافت کی قدروں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔

پٹھانوں کا مسئلہ

پٹھانوں کو بلوچوں سے سزا جیوں کو مارجوں سے
اور چنچا بون کو چنچا دن سے لڑا گیا ہے۔ لیاقت باغ کا
سزا ہو۔ ہمارے آدمی شہید ہوئے۔ بلوچ کو چلایا
گیا۔ جب ایک افسر نے مجھ سے کہا کہ بلوچوں کا معاوضہ
دیا جائے تو میں نے کہا میں کسی پٹھان کو اجازت نہیں
دوں گا کہ وہ پنجاب میں آکر سیاست کرے اس لئے
کوئی معاوضہ نہیں۔

ایجنٹ کون!

ہم انصاف کی بات کرتے ہیں۔ عوام کے حقوق کی
بات کرتے ہیں۔ بنیادی حقوق کی بات کرتے ہیں۔ کہا جاتا
ہے کہ فدا رہے۔ کہا جاتا تھا کہ ولی خان انڈیا کا ایجنٹ
ہے۔ مسئلہ معاہدہ ہوا تو انڈیا کی بن گئی۔ پھر کہا کہ

افغانستان کا ایجنٹ ہے۔ عراقی اسلحہ برآمد کرایا تو
کہا کہ عراق کا ایجنٹ ہے۔ روس کا ایجنٹ اور ایران
کا ایجنٹ ہے۔ لندن پلان کا افسانہ کھڑا۔ اب کہا
جاتا ہے کہ امریکہ کا ایجنٹ ہے۔ میں لو میں کسی کا ایجنٹ
نہیں، میں صرف پاکستان کا ایجنٹ ہوں۔

ولی جذباتیت

میں نے کہا کہ ولی خان بہت جذباتی ہو گئے
ہو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے جو کچھ ہمارے ساتھ تھی؟
اُس سے آپ واقف نہیں۔ آئندہ نسل کا تربیت کنندہ
ایک استاد ایک معلم بیان کرتا ہے کہ مجھے مارچنگ میٹر
میں رکھا گیا اور میرے خلاف بیان حاصل کرنا چاہا۔
اُس نے کہا میں نے ولی خان کو دکھایا نہیں اور نہ
شنا سائی ہے۔ میں کوئی بیان نہیں دوں گا۔ میری بہن
اور بیوی کو لایا گیا اور کہا کہ کو رو قحط درہ.....
ایک سوال کیا گیا کہ آپ نے کوئی ایسی بات کہی
ہے جس سے پاکستان یا قائد اعظم کے خلاف مطلب
نکالا جا رہا ہے۔ ولی خان نے بڑی سختی سے تردید کی
اور کہا کہ جھوٹ ہے۔ بلوچس ہے اور سراسر الزام ہے
جب بھی میں پنجاب کا رخ کرتا ہوں اس قسم کے الزامات
شروع کر دیئے جاتے ہیں۔

آپ مجھ کے خلاف اس شدت سے کیوں تقاریر
کر رہے ہیں؟
مجھے مجھ سے کوئی ذاتی عداوت نہیں۔ میں تو کہا
کے کہ فار سے نفرت کرتا ہوں۔ اس نے ملک کی شرافت
جمہوریت اخلاق قدروں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

این ڈی پی کا طریق کار

جنرل صاحب نے بتایا کہ میری ذاتی معلومات
میں یہ بات آئی ہے کہ آپ لوگ سیٹوں پر بھگڑا نہیں کرتے
تو میں نے جواب دیا ہم بدتمیز لوگ ہیں منتخب ہوتے
ہیں تو جیل پہنچا دیئے جاتے ہیں اس لئے ہمارے
لئے سیٹ طے ہونا برابر ہے۔ ہم بھگڑا کیوں کریں؟

روٹی، کپڑا اور مکان

مجھ سے جب روٹی، کپڑا اور مکان کا انصر
لگایا تھا اس وقت گندم پیس روپے میں تھی اس
ساتھ ہے۔ پیشیا دو روپے کر مخاب چھ روپے

ہے۔ مکان تو طما ہی نہیں۔

انصاف

سیاسی فیصلے عدالتوں میں نہیں ہوا کرتے۔
سیاسی فیصلے تو عوام کی عدالت میں ہوتے ہیں اور ہم
اس پر بھرپور یقین رکھتے ہیں، اسی لئے پاکستان میں
جمہوریت کے لئے کوشاں ہیں۔ سیاسی فیصلوں کا سب
سے بڑا میدان انتخابات ہیں، اسی لئے عبوری حکومت
سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ انتخابات کرانے۔ مجھے
کسی نہیں چاہیے۔ ہم نے کبھی کرسیوں کی جنگ میں
حصہ نہیں لیا ہمیشہ خدمت کی ہے۔ اب بھی ہم خادم
ہیں۔ جو لوگ کرسیوں کے لئے قومی اتحاد سے الگ
ہوں ان کو سب دو کرسی اتحاد کے بغیر نہیں
ملے گی۔ اگر ان لوگوں کو یہ باور ہو گیا کہ اتحاد کے
بغیر کرسی نہیں ملے گی تو پھر اتحاد دہیں ٹوٹے گا۔
پاکستان قومی اتحاد باقی رہنا چاہیے اس میں سب
کا فائدہ ہے۔

احتساب

ولی خان سمیت سب کا احتساب کیا جائے تاکہ
ملک کو گندگی سے پوری طرح پاک کیا جاسکے۔ احتساب
کا عمل بھی عبوری عمل ہے۔ بدعنوان عناصر پر مجتہد
انتخاب میں حصہ لینے کی پابندی کافی نہیں، انکی جائیداد
کو نیلا کر کے قومی دولت واپس دلانی جائے اور
اسی وجہ سے تانک مزدوری جاسے کہ آئندہ اس نوع
کی بدعنوانیوں کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو سکے۔
پیسپل پارٹی نے چالیس کروڑ روپے ہیرڈنگ
جمع کر رکھے ہیں اب اسی رقم سے پارٹی کو چلایا جا
رہا ہے۔ لوگوں کو رشوتیں دی جا رہی ہیں۔ لاپرواہ
جا رہا ہے تاکہ مجرم باقی رہے۔

خط و کتابت کرتے
وقت

خودداری نمبر

حوالہ ضرور دیں ورنہ

تعمیل نہ ہوگی

محمد سلیم قریشی

سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

میں سے تھے جو تقدیر الہی اس دنیا میں نیابت نبوت کے لئے مقرر ہے، اسی لئے آپ کی سیرت و اسلاف سید کوہین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق و عادات کا نمونہ تھے۔ آپ کے دیکھنے والے اور معاصرین آپ کے ادنیٰ اخلاق، بلند حوصلگی، عاجزی و فروتنی، سخاوت و انیاء، عین حق و پاکبازی اور دیگر اوصافِ میدہ کی تعریف میں متفق ہیں۔

ایک بزرگ جنہوں نے بہت سارے بزرگوں کو دیکھا اور ان کی صحبت اٹھائی ہے لکھتے ہیں کہ: میری آنکھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر سے بڑھ کر خوش اخلاق و فراخ حوصلہ کریم نفس نرم دل، محبت اور تعلقات کا پاس کرنے والا نہیں دیکھا آپ اپنی بزرگی، مرتبہ کی بزرگی اور وسعتِ علم کے باوجود چھوٹے کی رعایت فرماتے، بڑے کی عزت فرماتے، اسلام میں پہل کرتے، کمزوروں کے پاس اٹھتے بیٹھتے، غریبوں کے پاس تواضع اور عاجزی سے پیش آتے، حالانکہ کسی سربراہِ مدہ یا رئیس کے تعظیم کھڑے نہیں ہوتے تھے اور کسی وزیر یا حاکم کے دروازے کبھی تشریف نہ لگتے۔

امام ابو عبد اللہ الاشعری فرماتے ہیں آپ مستجاب الدعوات تھے (اللہ کی محبت و عنایت میں) جلد رو دینے والے، ہمیشہ ذکر الہی میں مشغول رہنے والے، نرم دل، ہنس مکھ، شریف النفس، بڑے علم والے، بلند اخلاق اور عالی دماغ تھے۔ عبادات و مجاہدہ میں آپ کا پایہ بہت بلند ہے۔ تسلیمِ تعویض اور تومید کامل حضرت مولانا کا خصوصی حال تھا، عرض آپ کی ذات حسین اخلاق کا نمونہ، مجاہد و عین حق گوئی میں دنیا کی کسی طاقت کی پرواہ نہیں کرتے تھے، خلیفہ وقت تک کو خلافِ دین بات پر اس طرح ڈانٹ دیتے تھے کہ وہ لرز اٹھتا تھا۔

کرواات کی کثرت، دین شریعت کی خدمت، علمی تجر و وسعت نگاہ اور وقت نظر، کس کس بات کو لکھا جائے۔ علامہ ابن قدام لکھا ہے کہ میں نے کسی شخص کی عزت دین کی وجہ سے آپ سے زیادہ ہونے نہیں دیکھی۔ بادشاہ دوزخ حضرت قدس میں نیاز مندانہ حاصل ہوتے تھے، جو آئینہ منیٰ ملا مال ہو کر جاتا تھا۔ اصلاح و ہدایت و تربیت و ارشاد کی برکات نے بغداد کو مواتر کیا، اس ساٹھ سال تک مرجعِ خلافت بنائے رکھا۔ آپ کا وعظ پند و نصائح، حق کی دعوت، رب کی محبت، آخرت کی فکر، حلال و حرام کی تمیز، جائز و ناجائز کا اہتمام، معاشرت کی درستگی، اخلاق کی اصلاح، معاملات کی صفائی، دنیا سے بے رغبتی، ابدیات سے نفرت، توحید کا طے کے حصول، خداوند قدس پر کامل اعتماد و یقین تھا۔ ہر لفظ اندر سے چھوٹ کر نکلتا تھا۔ جو سنا تھا تاثیر میں ڈوب جاتا تھا۔

۱۔ کہ ہر جہر از دل خیزد و زلی ایزد —
حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ کے مولود و نصیب کا سب سے بڑا کمال اور برکت یہ ہے کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ان کے مضامین دلوں کی دنیا بدل دیتے ہیں اور انسان کے تعلق کو مخلوق سے خالق کی طرف، دنیا سے عقبے کی سمت اور رسوم و عبادات سے احکام الہی اور سنت کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ آپ کے مجموعہ وعظ الفسخ الربانی کی تاثیر آج بھی دلوں کو گرم دیتی اور آنکھوں کو پریم بنا دیتی ہیں۔ کاش حضرت محبوب سبحانی نور اللہ مرقدہ کے عجبین معتقدین حضرت شہداء کی کتابوں کو حزر جان بناتے تو آج بھی حضرت دالہ کی اصل تعلیمات اور فریضی برکات سے بہرہ مند ہو جاتے کہ حضرت کا فیض ان میں بند ہے۔ اس طرح چھپے دور کی غلط رسوم و قیود و عبادات سے محفوظ ہو جائے اور حقیقت میں حضرت پیرانِ پیر کی اصل محبت و عقیدت یہی ہے کہ ان کی بابرکت تعلیمات و اسوہ کو اپنا لیا جائے اور بن چیزوں سے حضرت نے منع فرمایا ہے ان سے بچا جائے۔

حضرت سیدنا شیخ جیلانیؒ ان برگزیدہ امتیوں

اسم گرامی عبدالقادر کنیت ابو محمد محی الدین لقب تھا، مغرب سبجانی غوث اعظم قطب ربانی کے نام سے لوگوں نے پکارا اور حق یہ ہے کہ امت کے اس جبل جلیل کے لئے یہ القاب بالکل حقیقت تھے۔ آپ کی پیدائش ۳۸۵ھ میں ہوئی آپ کا سلسلہ نسب دس واسطوں سے سید حضرت حسینؑ تک پہنچتا ہے اور سلسلہ مادری سید حضرت حسینؑ تک منتهی ہوتا ہے۔ مولد شریف جیلان نواح طبرستان ہے۔ تاریخ وفات ۵۳۵ھ یعنی ۱۱۴۱ء ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد تشریف لائے اور باوجود عبادات و مجاہدات کی فطری شش کے علم دین حاصل کرنے میں معروف ہو گئے، بالکل اساتذہ سے علم دین میں پوری مہارت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام ابو الوفاء ابن عیسیٰ محمد بن الحسن ابی طالب اور ذریعہ تجزی جیسے مشہور نامور علماء تھے۔ آپ کی علمی وسعت نظر اور تبحر آپ کی تصانیف غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہیں۔ غنیۃ الطالبین میں آپ ایک عجیب و غریب صوفی کی حیثیت سے جلوہ فرما نظر آتے ہیں، رفیق ہیں آپ امام احمد بن حنبل کے پیروکار ہیں۔

آپ علم و سلوک کی تکمیل کے بعد لوگوں کی اصلاح و تعلیم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ برسہا برس تک تدریس افشا کا سلسلہ جاری رہا اور بہ شمار لوگوں نے آپ سے ظاہر علوم میں بھی بحث گردی کا شرف حاصل کیا۔

آپ نے اپنے استاد قاضی ابو سعید عمریؒ کے مدرسہ میں تعلیم و تعین اور وعظ کا سلسلہ شروع فرمایا لوگوں کی اتنی کثرت ہوئی کہ مخلصین کو عمارت میں اضافہ کرنا پڑا۔ آپ کی مجلس میں اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ تل لکھنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ آخر کا یہ حال تھا کہ بعض اوقات مجلس وعظ سے لوگوں کے جنازے تک اٹھ جاتے تھے۔ علماء و فقہاء کثرت سے آپ کی مجلس میں آتے تھے۔ مجلس میں چار چار تک دو اہل شمار کی گئی تھیں جو آپ کے وعظ لکھنے کے لئے لائی جاتی تھیں۔ جیلانیؒ کی ظاہری و باطنی علوم کی جامعیت امامتِ سند و دس و تدریس کی صدر نشینی، فیض باطنی کی وسعت مردہ دلوں کی سحائی، مگر ایوں کی رہنمائی، مواظب کی اثر پذیری، صحبت پاک کی تاثیر و برکت

سکول میں اردو تعلیم حاصل کی انہی ایام میں فارسی کی تحصیل فرمائی۔
 بھی سبقتا فرمایا۔ اس کے بعد اپنے آبائی مکن سے چند
 میل دور موضع بیٹ تیسر میں استاد اعلیٰ مولانا بولہ رحمت
 قدس سرہ کی خدمت میں پہنچے اور وہاں تقریباً تین سال
 تک فقہ شرح و تہا تک کے علوم حاصل کئے۔ کچھ عرصہ
 حضرت مولانا غلام رسول صاحب پڑوسی اور مولانا
 محمد عظیم صاحب رحمہ اللہ تھانہ تعلیم مجاہدین کے ہاں علمی
 خوش چینی کرنے کے بعد علوم ظاہری کی تکمیل کے لئے دارالعلوم
 دیوبند حاضری دی۔ سال اول تو مختلف ادبی و فنی
 علوم حاصل کئے۔ دوسرے سال حدیث شریف کے اسباق
 کے حصول تکمیل کے لئے شیخ المذہب حضرت محمود الحسن صاحب
 جو کہ بعد ازاں اسیر مال کے لقب سے مقرب ہوئے تھے
 کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا مگر ابتدائی تین دنوں کے
 بعد وہ بہ عزم ادا شکی مناسک حج بیت اللہ شریف
 عازم سفر حجاز ہوئے اور اسی سفر میں فرنگی سازوں
 کا شکار ہو کر بحیرہ روم کے جزیرہ مال میں نظر بند کر دیے
 گئے۔ ان کی دیوبند سے روانگی کے بعد حضرت سیدانور
 شاہ صاحب اور مولانا حضرت شیر احمد صاحب عثمانی
 کی سرپرستی ان کو میسر ہوئی۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا
 سید امجد حسین صاحب کے چشمہ فیض سے بھی فیض یاب
 ہوئے۔ چند فتنی و ادبی کتابیں جو جمع کیں ان کی تکمیل
 کے لئے حضرت مولانا محمد امجد صاحب دامانی سے
 استفادہ حاصل کیا۔

بائیں سال کی عمر میں تمام ظاہری علوم کی تکمیل کے
 بعد اپنے وطن مالوت پہلی شریف میں واپس تشریف
 لائے اور ایک دینی درسگاہ مظہر العلوم کے نام سے قائم
 فرمائی۔ اہتمام درسگاہ تعلیم و تعلم کے فرائض خود ہی
 بلا اجرت و بلا طبع فی سبیل اللہ بجالاتے رہے۔ علاقہ
 کے مقامی زمیندار نے آپ کی ان کاوشوں سے متاثر
 ہو کر مدرسہ کے طلباء کے قیام کے لئے کمرے و منیر
 بنانے کے لئے اپنی قیمتی اراضی وقف کر دیے ہیں کوئی
 توقف و تعرض نہ کیا۔ حضرت نے چالیس سال تک
 اسی طرح فی سبیل اللہ قرآن و حدیث کی خدمت کر کے
 بارگاہ خلع و خدی میں سرخ روئی اور علاقہ میں ناموری حاصل
 کی۔ اس کا روبرو بجا آوری میں کسی نے دست سوال
 دراز نہیں۔ ہمیشہ استغناء سے زندگی بسر کی۔ نہ تدریس
 کی خواہ لیتے تھے اور نہ اہتمام کی۔

حضرت کی زندگی بچپن سے ہی توحید و مومنانہ

مقامی۔ بدعات و رسومات باطلہ اور مزارات پرستی سے
 طبع نفرت تھی۔ انسانی حقوق کے زیاں کا خاص خیال
 رکھتے تھے۔ تمام اساتذہ صاحب علم و عمل میسر آئے۔
 ان کی فیضی صحبت کے صدقہ ذات کبریا سے محبت اور
 جذبہ اطاعت نبی علیہ السلام میں دن بدن ترقی ہوتی
 گئی۔ قدرتی جوہر طبیعت میں پہلے تھا اساتذہ کی فیض
 تربیت سے اور نمایاں ہوتا گیا۔ دارالعلوم دیوبند
 پہنچ کر علوم ظاہری کی تکمیل کے ساتھ ساتھ علوم باطنی
 کے حصول کی طرف متوجہ ہوئے۔ صاحبان رشد ہدایت
 سے سابقہ رہا۔ حضرت مولانا غلام حسین صاحب جو کہ
 کانپور کے تھے کے ایمان سے اپنے استاد حضرت
 مولانا محمد امجد صاحب دامانی جو کہ ان ایام میں تحصیل
 لودھراں میں مقیم تھے کے حلقہ سلوک میں داخل ہو گئے۔
 مگر خدا طبعی۔ بلاطبی سے ابتدا واسطہ پڑ گیا۔ ابھی
 آپ ابتدائی اسباق میں تھے کہ آپ کے مرشد مرحوم بعض
 ناگزیر و ناگزینی واقعات کی بنا پر حکومت وقت کے حکم
 سے لودھراں چھوڑ اپنے آبائی مکن روڑہ شریف ضلع
 ڈیرہ اسماعیل خان میں نظر بند کر دیئے گئے۔ حضرت
 کی پریشانی خاطر پڑی۔ اسی اثنا میں حضرت فضل علی
 شاہ صاحب قریبی سکین پور شریف کے ہاں حاضری
 دی۔ انہوں نے جوہر قابل مجاہد پوری توجہ و زانی ولایت
 کبریٰ تک اسباق ہو گئے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے
 خلافت مرحمت فرمائی۔ مگر شوق تجسس علوم روحانی
 بڑھتا گیا کہ ایک نامعلوم شخص جو کہ نظریہ ظاہر و انکسار
 کے ابتدائی پادوں کا طالب علم تھا نے توجہ دے۔
 سلسلہ قادریہ مجددیہ میں تمام لطائف ملے کر لئے
 اور اجازت منجی۔ اس کے علاوہ حکم دیا کہ وہ ان کے
 مرشد مولانا امیر علی صاحب گجرات کا عتقا وارث کی خدمت
 میں پہنچیں۔ حضرت وہاں پہنچے اور اجازت طریقت حاصل
 کی مگر طبیعت کی روانی عشق الہی کا سبیل بے پناہ
 رکھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ بلوچستان میں چشمہ شریف کے
 ایک بزرگ مولانا محمد عمر جان قدس سرہ کی خدمت میں
 پہنچے۔ انہوں نے توجہ فرمائی اور بشارت مشرب
 محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دی۔ نیز حکم دیا کہ اب
 وہ اپنے اہل مرشد مولانا محمد امجد صاحب دامانی کی خدمت
 میں روڑہ شریف پہنچیں۔ بہ ہزار بذات اور شرم ساری
 اپنے اہل مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
 انہوں نے بہ کمال مہربانی اپنے اس روحانی بیٹے

پر خصوصی توجہ فرما کر مجدد سلسلہ نقیوت یعنی نقشبندیہ
 قادریہ مجددیہ و احمدیہ۔ حقیقتہ سرور دیہ۔ کسب و دیہ۔
 مداریر۔ قلندریہ۔ شطاریہ کی اجازت فرمائی نیز ہدایت
 فرمائی کہ نقیوت میں عقدہ کشائی کے لئے مولانا حسین علی
 صاحب کے ہاں واپس چل کر اساتذہ سلسلہ میاوالی حاضری دیا
 کریں۔ ان کے ہاں پہنچ کر ان کے حلقہ درس قرآن میں
 مشاغل ہوئے تو احساس ہوا کہ اگرچہ وہ بزم خود
 عالم دین ہیں مگر تفسیر پڑھاتے رہے مگر میان تو معاملہ
 ہی دوسرا پایا۔ حضرت مولانا حسین علی صاحب نے
 آپ کی عقدہ کشائی فرمائی اور سلسلہ مجددیہ میں اپنی
 طرف سے اجازت مرحمت فرمائی۔ وہاں ترجمہ قرآن
 پڑھنے کے بعد دوسرے سال پاکستان کے پاکباز انسان
 حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے ہاں ترقیہ
 قرآن شریف کے لئے حاضری دی اور ان کی معرفت
 ان کے مرشد مولانا تاج محمود صاحب امرتسری سے
 رابطہ نیاز قائم کیا۔

مگر مرنے بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی نقیوت
 کی وادی شگلخ و خار نار میں علوم باطنی کی تکمیل میں
 کثرت جاہد پیمائی کے باوجود طبیعت کا سکون مل گیا
 اور عشق ربانی کی وجہ سے اضطراب روحانی بڑھتا گیا
 مختلف چہرے اُسے صافی سے فیض روحانی حاصل کرنے
 اور غرق خلافت مرحمت ہونے اور صاحب اجازت
 ہونے کے باوجود ذوق بے خودی میں اضافہ فرماتے
 ہوتا گیا تھے کہ سفر حجاز کا موقع ملے یا نہ ملے سکین
 خاطر ناٹنا۔ یوں چلے ہوئی کہ وہاں ایک صاحب باطن
 سے مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ملاقات ہوئی۔
 ان کی تقریر سے تمام خدشات یکے بعد دیگرے
 ختم ہو گئے اور اضطراب قلبی نے طینان پایا۔ اسی
 اثنا میں ان مجدد اکابر کے علاوہ حضرت مولانا اشرف علی
 صاحب عثمانی کا بھی سرہ سے رابطہ و ضبط رکھا۔
 ان سے بھی اصلاح نفس حاصل کی اور سلسلہ حشیدہ مبارک
 کا حرقہ خلافت بھی مرحمت ہوا۔

آپ اپنی زندگی میں سات بار حج بیت اللہ شریف
 زیارت و درجہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مشرف ہوئے۔ ایک دفعہ عمرہ کے لئے گئے۔
 ساری عمر تعلیم و تعلم۔ دین و تدیس ذکر و فکر۔ تعین
 رشد و ہدایت و اصلاح نفس میں بسر کردی تحقیق و جست
 کی اس مجاہدانہ عادت و ریاضت سے وہ مجدد علوم

کرامات:

حضرت کی کرامات بے شمار ہیں جن کا احاطہ ہمارے
 بس کی بات نہیں ہے۔ ان کے کسی مجاز غلیظ کا فرض
 ہے کہ وہ اس معاملے میں سبقت کریں۔ دو واقعات
 رقم المحدث کے ذاتی ہیں جن کا اظہار کیا جاتا ہے۔
 ۱۹۴۷ء میں جبکہ ہندوستان کا بٹوارہ ہوا تھا
 اور پاکستان کی دو علیحدہ مملکتیں علامہ موصی وجودی
 آئیں۔ تقسیم ملک رقم المحدث جماعت مجلس اہل اسلام
 سے منسلک رہا۔ بٹوارہ بھی دوسری ششلیٹ جماعتوں
 کی طرح تقسیم ملک کے خلاف تھے۔ مگر قوم نے مسلم
 لیگ کے حق میں فتویٰ صادر فرمایا اور پاکستان کا
 وجود مل میں آیا۔ اس زمانے میں علامہ حضرت کی انتہائی
 تذلیل کی گئی۔ بٹوارے میں قتل عام ہوا۔ عصمتوں کا
 زبانی۔ جان وال کا اٹلاف میرے لئے ذہنی صدمہ
 بن گیا۔ ان صدموں کے تسلسل نے میرے لئے الحاد کی
 راہ کھول دی۔

معاذ اللہ ہم میں مذہب خیال خام ہے ساقی
 ازل سے ذہن انسان بیتہ اہلہم بے ساقی
 جیسے فرمودہ اشعار میری نوک زبان پر جاری

رہنے لگے۔ احکام اسلامی بجالانے سے علماء انکاری ہو
 گیا۔ اسی اثناء میں چند احباب کے تقاضے کے پیش نظر
 مجھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ پہلے دن کراچی
 کو چلا آیا۔ کئی دن بعد بحرِ طبعیت میں اسٹنگ پیدا ہوئی اور
 ان کی خدمت میں حاضر بھی کی ترغیب ہوئی۔ کشان کشان
 وہاں پہنچا۔ سادہ مزاج انسان گرفتاریاں نظر کا شہنشاہ
 مسجد کی چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ دسی علیک سلیک کے بعد
 اپنے روایتی اکسارہ لہجہ میں مجھ سے خطاب ہوئے
 اور فرمایا "خان صاحب! نماز پڑھا کرو۔ آپ کے
 خیالات قاسدہ کبیر عظم پر جانیں گے۔ حالانکہ میں نے
 اپنی ذولیدہ فکری اور اپنے خیالات قاسدہ کا اظہار
 ان سے قطعی نہیں کیا تھا۔ نیز یقین فرمائی کرامات کو
 سوتے وقت دماغے خاطر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھ کر
 اپنے جسمِ بدم کر کے سو جاؤ اور تمہیں ارشاد کی خاطر
 کبھی تو پڑھنا اور کبھی بھول جانا۔ مگر قدرتِ خداوندی
 ملاحظہ فرمائیے! میرے ذہن سے وہ خطبہ اٹھوونگی
 آہستہ آہستہ خود بخود نکال پڑے گی۔ سوچو! میرا
 آنا جانا بڑھ گیا۔ اور مضمینانِ نظر میں اضافہ ہوا گیا۔

ظاہری و باطنی کے مجربے پایاں کہار بن گئے تھے کھسرت
 مولانا احمد علی صاحب لاہوری نور اللہ مرقدہ نے ان کو
 امام تصوف کے لقب سے مقرب فرمایا اور کمال یہ ہے
 کہ جس کا اعتراف خواص و عوام ہر ایک کو ہے کہ جلد علوم
 شریعت و طریقت اور واقف اسرار ربوز معرفت میں
 یکتا و گوہر ایک دانہ ہونے کے باوجود مزاج میں
 انکساری بدرجہ اتم موجود تھی۔ علم کے ایسے سمندر تھے
 جس میں مدوجز نام کو نہ تھی۔ پیرانہ سالی۔ بدنی نقابت
 اور مسلسل علالت کے باوجود آخری دم تک قل اللہ و
 قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھا۔ تبلیغ
 دین۔ اشاعت قرآن حکیم مقصد زندگی رہا۔ سنت نبوی
 علیہ السلام کے مطابق زندگی کے لیل و نہار گزارنے میں
 اپنا ذہنی و قلبی سکون سمجھا۔ ہر کس و نا کس سے شفقت
 نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلوک فرماتے۔ علماء کی
 حدودِ جبروت و احترام کرتے۔ ان کے ہاں برہمچاری و دیوندری
 نزاع نام کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اپنے مخصوص منکرانہ
 انداز میں فرمایا کرتے تھے کہ بابا! ہم نے یہ بڑائی سالی
 پڑے نہیں تھے۔ مخالفوں کو ہمیشہ گلے لگایا۔

آپ کی شہرت علمی اور عظمت روحانی سے متاثر ہو
 کر اہل ان شجاع آباد کے چند احباب نے حضرت کو مرن
 کیا اور ترغیب دی کہ وہ اپنے آبائی دیہاتی وطن کو چھوڑ
 کر شہر شجاع آباد میں قیام پذیر ہوں تو اس تقاضے کے
 پیش نظر آپ نے ۱۳۴۳ھ میں شہر کی مصافحات میں ایک
 بستی حبیب آباد کے نام سے قائم کی اور اس میں مستقل
 رہائش اختیار کرنے کے علاوہ مدرسہ عربیہ اشرف العلوم
 کی بنیاد رکھی نیز اسباقِ سلوک حاصل کرنے والے
 متوسلین کے لئے ایک مہمان خانہ بھی تعمیر کرایا۔ ہر سال
 سالانہ جلسہ مدرسہ کے علاوہ اہل سلوک کا دو روزہ اجتماع
 بھی ہوتا ہے۔

تجلیۃ الانبیاء کے سلسلہ میں جب عوام کو کعب
 خواص تک کے ذہن بھی اٹھنے لگے تو حضرت نے
 اپنے قیمتی مسلک کے مطابق ایک رسالہ تصنیف فرمایا اور
 نہایت ہی ضمانت اور سنجیدگی سے عقدہ کشائی فرمائی۔
 ۱۹۷۰ء کے زمانہ انتخاب میں جمعیت العلماء و اسلام
 پاکستان کی طرف سے علامہ شیخ عباد مرکز اسمبلی کی
 نشست کے لئے امیدوار نامزد کئے گئے تو یہ شہرانی
 پیرانہ سالی علمی اور روحانی معرفتوں کے باوجود دھوکا کھا
 ہوئے۔

حدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرنے میں مجھے کوئی باک نہیں
 کراچ اکھلا اللہ! بغضِ خداوندیہ و ذلتِ نازیچہ گیارہ کے
 علاوہ تجدید بھی ادا ہو جاتی ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ
 میری قحطِ فتن کی جلتی پھرتی زندہ لاش ان کی کرامت
 کے طفیل گراہی سے نکل کر آج صراطِ مستقیم پر کھڑی ہے
 آئندہ بھی خدا تعالیٰ کو لالچ ہے کہ وہی فضل فرمائیں گے۔
 "اللہم واقفۃ احوذ بیک منہ
 شکر و نفسہ" (آمین)

روحانی اولاد کا تربیت کچھ اس انداز سے ہوئی
 کہ دماغ عشقِ مشق کو مختار اور وجدانِ تصور میں محدود
 نظر آتا۔ ہر مسئلہ پر نگاہِ فیض ہوتی ہوگی لیکن رقم المحدث
 کا دوسرا واقعہ بھی اس ضمن میں سن لیجئے۔

حضرت کا معمول تھا کہ ہر سال شہبان و رمضان
 کے مبارک مہینوں میں تفسیر و ترجمہ قرآن کا درس علماء کو
 دیا کرتے تھے۔ یہ ان کے روزانہ کے درس کے علاوہ
 ہوتا تھا۔ اس میں درسِ نظامی کے فارغ التحصیل
 دور و دراز کے علماء کرام حاضر ہو کر اس چشمہ ہدایت سے
 فیض یاب ہوتے تھے۔ علماء کرام کے علاوہ حضرت
 اپنے جملہ سنے والے لوگوں سے بالعموم اور متوسلین
 سے بالخصوص انہما انکسار و نیاز و درخواست کرتے تھے
 کہ وہ درس میں حاضر ہو کر میں۔ رقم المحدث اپنے گھر سے
 ترجمہ سننے کے عزم سے روز ہوا رات میں ایک نفیر
 کی کٹیا پڑتی تھی۔ اس کی ایک ناکھڑا کر جوان لڑکی تھی
 جو کہ اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے معمولی تھی۔ میری
 نیت میں کوئی فتور نہ تھا مگر اندازِ جستش غلط نگاہ اس
 پر پڑ گئی کہ کیا یہ لڑکی جوان ہو چکی ہے یا نہ؟ رقم المحدث
 اس کے بعد جب حضرت کے درس میں جا کر شامل ہوا اسی

وقت "سورہ یوسف" کی تفسیر و ترجمہ تھی۔ جناب
 حضرت یوسف علیہ السلام اور لیلیا کے مکالمہ والی جگہ
 کا سبق تھا۔ جناب یوسف علیہ السلام کے فراموش کلمات
 "معاذ اللہ! کا مطلب بیان فرمانے کے بعد یوں فرمایا
 "بھائی! اب تو ہمارے یہ حالت
 ہے کہ بالکل سیاہ فام عورتوں کو
 سہراہ کھڑے ہو کر تجسس کی نگاہ سے
 تاکتے ہیں کہ جو اسے ہونے لگا ہے
 یا نہ؟"

یہ الفاظ انہوں نے کچھ اس انداز سے فرمائے
 کہ میں مذمت سے عرق عرق ہو چکا۔ میرے منہ سے

نے مجھے ملائت کی۔ دل چاہتا تھا کہ زمین شوق ہو جائے اور میں اس میں سما جاؤں۔ لیکن مٹا غالب میری عزمت کو محسوس کرتے ہوئے ٹھوڑے وقت کے بعد نہایت انکسار کے ساتھ فرمایا کہ

"یار! تم تو جوان ہو، نیک ہو گے مجھ بزرگ سے یہ تمام عیب میرے۔ دعا کیا کرو کہ خداوند قدوس ہم سب کو مدد عطا فرمادے۔"

قارئین کرام! اندازہ لگائیے اس سادگی اور انکسار کا مسئلہ سمجھانے کی اہلیت ان میں کس قدر متقی تھا، زمین جہر کی۔ ڈانٹنا اور گناہ کے خوب تھے لیکن اس میں قسم کے بے شمار واقعات و حالات ہیں۔ اپنے ہر خوش حال کے اصلاح نفس و اخلاق پر خصوصی توجہ ہوتی تھی۔

وفات کے ایک ماہ قبل اقامتِ محرم ان کی خدمت میں پہنچا کیونکہ وہ اب مجبوراً عواض بن چکے تھے۔ بیسیانی زائل ہو گئی تھی اس لئے ہر گز نہ دلائل قاطع پناہ تعارف کرانا تقریباً تیس چونتیس اشخاص کا مجموعہ ان کے گرجا پارلر پر موجود تھا۔ یقیناً وہاں بہت شہرہ کر دی۔ فرمایا

"دوستو! قرآن کو نہ چھوڑنا اور حدیث کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ اگر خدا خواستہ زندگی میں مجھ سے کوئی ملے قرآن و سنت کے خلاف نہ بھولے اپنے میں سرزد ہو گیا ہو تو مجھے بھولا ہوا قرار دینا مگر خود قرآن سے وحدیث کو نہ بھولنا۔" یہ یقین کچھ اس انداز سے فرمایا خود آبدیدہ ہوئے اور مجمع پر گریہ طاری ہو گیا۔

صاحب درس و ارشاد ہونے کی وجہ سے ترمذیوں مریدین کا ہمیشہ اتنا بندھا رہا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے خاص پیار تھا۔ یہی ان کی کام تعلیم تھی۔ اگر کوئی خواہشمند کسی دوسرے سلسلہ میں اسباق حاصل کرنا چاہتا تو اس کی حسبِ خواہش اس کی رہبری کی جاتی، اصلاح اخلاق کی طرف نہایت شائستگی و دشمنی سے توجہ فرماتے۔ رسالہ ترجمان اسلام کے ادراک الہیہ کار محسوس کر سیتے تھے قاصر ہیں۔ لہذا لطائف مضمون کے خوف کے پیش نظر ان کی رحلت بیان کر کے ختم کرتا ہوں۔

حضرت نے اپنی حیاتِ مستعار میں ریاضتیں اور مجاہدے اس قدر کئے کہ قوا جسمانی میں اضمحلال پیدا ہو گیا۔ عرصہ سے صاحبِ فراموش ہو گئے۔ بتائیے

ساتھ چھوڑ دیا۔ گردے کیسے ختم ہو گئے بالآخر وہی وقت آگیا جس کا خطرہ تھا۔ الجھائے پوری توجہ سے علاج معالجہ کیا مگر بالآخر موت وارد ہو گئی۔ شجاع آباد کے یہ مقدس و پاکیزہ انسان حضور نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق تھے! المقدرہ اپنی زندگی گزارنے والا انسان ہم سے حدیث کہ لئے جدا ہو گیا۔

شجاع آباد کی تاریخ میں ان کے جنازہ سے بڑھ کر کسی جنازہ پر مجمع کثیر نہیں دیکھا گیا۔ قاضی احسان احمد مرحوم کے جنازہ کے بعد یہ دوسرا جنازہ جو کہ ان سے بھی بڑھ کر انبوء انسانیت پر مشتمل تھا۔ لایب! خدا نے قدوس کے پاک فرشتے بھی اس پاکیزہ انسان کے جنازہ میں شریک ہوئے ہوں گے کم و بیش ساڑھے چار بجے شام جنازہ کا جلوس ایک وسیع میدان میں پہنچا۔ اندازاً چالیس پچاس ہزار انسانوں نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ حافظہ الحدیث حضرت مولانا درخواستی مدظلہ نے اہانت کے فرائض انجام دیئے اگر ریڈیو پاکستان ان کی وفات کی خبر بروقت نشر کر دیتا تو یقیناً انسانوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی۔ پشاور، گلگت سے کراچی تک کے لوگ نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ نماز کے بعد متوسلین مریدین نے اپنے محبوب شیخ کو کاندھوں پر اٹھا کر قبر پر پہنچایا۔ ان کی قبر بستی حبیب آباد کی مسجد کے جنوب میں تیار کی گئی۔ نمازِ مغرب کے بعد حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ اور دوسرے معتقدین نے "اکابر دیوبند"

کی اس مقدس امانت کو مسجد میں اتار دیا۔ اس طرح عزوبِ آفتاب کے ساتھ عمل و عرفان کا یہ آفتاب ہماری نظروں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو گیا۔

۱۔ اکی آسرا اتحاد کا باقی سوٹ گیا
مٹتے تھے بندہ روزِ دل دیوار کردیا
الہامی شجاع آباد بالعموم اور ترمذیین حضرت کے قلوب و افان بالخصوص مجروح ہیں بلکہ میں محسوس ہوتا ہے کہ فضا ہوا بھی شریک رنگِ دلم ہیں۔
حبیب آباد مدرسہ پر قم طاری ہے۔ ہمسر کوئی برزبان حال یہ نکار رہے۔
لے خطہ فردوس کے اسی توبہ آ
یہ دنیا تیری یاد میں توجہ نکال ہے

مولانا محمد ہادی کی ایک یادداشت

سیرت کا سنات

محسن انسانیت کی سیرت حبیب ایک انمول کتاب
یہ وہ بارگاہ ہے برہنہ سیرت حاصل بحث
خطیبوں کیلئے نادر تحفہ مقررہ کیلئے حوزہ جان
پند آگاہانہ آگاہات ہدیہ ہدیہ شہزادہ شہزادہ
فہم چوبیس روپے - ۲۴/-

کتب خانہ شان اسلام

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہ کے دوبارہ پاکستان قومی اتحاد کے صدر منتخب ہونے ہم دلم

۹

مبارکباد

پیش کرتے ہیں
اور قوم کی صحیح و منصفی پر
ہدیہ تبدیلی پیش کرتے ہیں

حاجی محمد اشرف سول ڈسٹریکٹ یونیورسٹی پاکستان کینیڈا میں میڈیسی دہڑی

جرم و زافروں میں اوٹ م لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں

پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے جمعیت کے مرکزی دفتر سے رابطہ کے بعد ایک بیان میں ملک بھر میں جرائم پیشہ افراد کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ جنگلی بنیادوں پر اس قسم کے افراد کا محاسبہ کیا جائے تاکہ یہ لوگ عوام کی جان و مال سے نہ کھیل سکیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور، کراچی اور فیصل آباد میں گذشتہ چند دنوں میں معصوم بچوں کو جس بے دردی سے قتل کیا گیا وہ ملک کی انتظامیہ کے ماتھے پر کانک کا ٹیکہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ مارشل لاہ کے دور میں اس قسم کے افراد کو برت پر اتنی جوت کا مظاہرہ کر رہے ہیں جو مفتی صاحب نے کہا کہ ان واقعات کے علاوہ بھی ملک میں جرائم روز افزوں ہیں اور عوام لوگ اس قسم کی شکایات کرتے ہیں جس سے انگڑے ہوتا ہے کہ وہ عدم تحفظ کا شکار ہیں اور ظاہر ہے کہ جب کسی ملک کے افراد عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں تو یہ صورت حال اس ملک اور قوم کے لئے افسوس کے سہم نہیں ہوتی۔

مفتی صاحب نے اپنے بیان میں اسلامیان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ جرائم پیشہ افراد کے خلاف تنظیم جدوجہد کے لئے تیار ہو جائیں اور انتظامیہ کا کسی وجہ کا بھی کوئی آدمی اگر اس قسم کے افراد کی پشت پناہی کرتے پایا جائے تو اس کے متعلق مصدقہ اطلاعات ہم پہنچائی جائیں۔ انہوں نے معصوم بچی توہم کے ہیرو قتل کے رد عمل کے پیش نظر کراچی میں احتجاجی مظاہرے کئے ورنہ لوگوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ سنگین جرائم کے خلاف ہم وعدہ کا اظہار کرتے ورنہ لوگوں کی کڑی شکایت و انتقام کے متافی ہے۔

مولانا مفتی محمود نے مولانا شاہ احمد رزاقی کے اس بیان پر سخت افسوس کا اظہار کیا جس میں انہوں نے ان کی سرگرمیوں کو پی این اے کے اتحاد کے لئے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ ملک کی مختلف جماعتوں نے نظام مصطفیٰ کو عظیم مقصد کے لئے جس شالی اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا اس کو خراب کرنے کی کوشش اس سے پہلے ایک طاقت کی طرف سے ہوئی لیکن اسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اہل طاقت اتحاد کی بھی کسی جماعت یا فرد کی نہیں اب نوزائی میاں اسی راہ پر چل رہے ہیں اور ہماری طرف سے مثبت پیشکش کے باوجود الزام تراشی کر رہے ہیں مفتی صاحب نے کہا کہ قومی اتحاد میری یا کسی کی جاگیر نہیں کہ ایک فرد دوسرے کو ممدو دلانے کے لئے استغنیٰ کی پیشکش کرے میری پیشکش اتحاد کے لئے ہے وفاقان کسی فرد کے لئے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تنازروں کا جمعیت علماء پاکستان کے بعد قومی اتحاد جمہوری محاذ رہ جائیگا غلط ہے کیونکہ ایک جماعت این ڈی پی بھی ہے جمہوری محاذ یا شالی نہیں مفتی۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ولی خان اور میرے مستند زبہ اختلاف ہوتے ہوئے سیکریٹری کی حیثیت سے فریضہ سرسجام دینے اور ایک تہ مل کر کام کرنے کے بعد اب نوزائی صاحب پر ہماری ملک دشمنی کا راز کھلا ہے انہوں نے کہا کہ میں اور میرے اکابر نے آزادی وطن کے لئے جو جدوجہد کی وہ تاریخ آزادی کا زوال باہر جیسے جھٹلانا آسان نہیں لیکن اب ایسے لوگ الزام تراشی کر رہے ہیں جن کا پست نامی معلوم ہے۔

عبوری حکومت نے اپنے دو اقتدار میں بھی حکم نظام

مصطفیٰ کیلئے مٹھوس کام نہیں کیا اسلامی نظام کے

نفاذ کے بعد شخص اطمینان کی زندگی بسر کرے گا مولانا سراج احمد پوری

ضلع جیم بارخان میں تھوکانہ بدست کیا جائے: مولانا غلام ربانی

چینی کھلی مارکیٹ میں فروخت کی جائے: مولانا قاری حماد اللہ شفیق

گذشتہ روز مورخہ ۲۴-۵ فروری ۱۹۵۵ء کو جمعیت علماء اسلام اور پاکستان قومی اتحاد کے قومی اسمبلی کے سابق امیدوار جناب پیر زادہ میاں سراج احمد پوری کی قیادت میں چھ رکنی وفد جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام ربانی اور مفتی جمعیت مولانا غلام مصطفیٰ ضلعی جمعیت کے جنرل سیکریٹری مولانا قاری حماد اللہ شفیق نامی جمعیت راقم الحروف اور مولانا عاشق الہی جام رشید احمد نے تحصیل صادق آباد اور تحصیل رحیم یار خان کا دورہ کیا جس میں مقدمہ میرے شاہ میں جناب مولانا محمد عثمان مہتمم مدرسہ خدام القرآن مولانا عبدالغفور صاحب مولانا اسد اللہ صاحب سے ملاقات کی اور ساندہ ملاقاتی عوام سے ملاقات کی اور جماعتی تنظیم کے بارے میں بات چیت ہوئی۔

کچھ عرصہ بعد صادق آباد - چامچی گوٹہ بندر عباسیان چیک ۱۹۵۰ء بارہ پھل ۲۰۰۰۰ پھل حسن خان - تحصیل خیر محمد جگہ رکن پور میں جماعتی تنظیم دورہ ہوا۔

ان اجتماعات میں کاشتکار، مزارعین اور مزدوروں سے شرکت کی۔

ان اجتماعات میں جناب پیر زادہ مولانا سراج احمد پوری نے کہا کہ عبوری حکومت

جو اسلام کے نام پر آئی تھی اس کی ایک اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کوئی خدمت

نہیں کی ہے۔ ملک میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ رشوت زوروں پر ہے۔ عوام کو انتظامیہ

دو ذوں ہاتھوں سے لوٹ رہی ہے اور انتظامیہ یہ نہیں چاہتی کہ عبوری حکومت کسی

کام میں کامیاب ہو۔

مولانا غلام ربانی صاحب نے مطالبہ کیا کہ جیم بارخان صوبہ پنجاب میں بہترین

زرعی علاقہ ہے لیکن سیم اور تھوڑی بہت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے سیم تھوڑا کا اہلکاد کیا

جائے تاکہ ملکی معیشت ترقی پر ہوا ملکی معیشت میں کمی نہ ہو۔

مولانا قاری حماد اللہ شفیق نے اپنے خطاب کے دوران اس بات پر زور دیا کہ ٹوپو

بولٹروں کو ختم کر کے چینی کھلی منڈی میں فروخت کیا جائے تاکہ عوام کی بے چینی دور ہو۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ کھاد و سمیٹ جو کہ عوام کی روزمرہ کی اشیاء ہیں انہیں عام کیا جائے۔

ان اجتماعات میں مولانا غلام مصطفیٰ نے بھی خطاب کیا اور کہا ضلع جیم بارخان کے

قبضات میں بکل فراہم کی جائے اور بڑے بڑے قبضات میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں قائم کر کے مزدوروں

کو بے روزگاری سے بچایا جائے۔ ان اجتماعات میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ بڑے قبضات

میں ہلکے ہلکے کھوٹے جائیں۔

فہرست اسماء گرامی معطیان برائے تعمیر و ترمیم جامعہ معرفت مولوی منظور الحق صاحب رحمانی مبلغ ضلع

خلافت مسیحی خاقانی جلال پور پیر والہ ۲۵ - ۷۵
۴۴۳۵ - ۷۵
۱۸۰۸۲ - ۲۵
کل پڑوان

جامعہ علماء اسلام

آمد صرف ۵۱۳۹۷

۲۹۲۲ - ۱۶	بقیہ سال سے آمد	۵۰ - ۰۰	حافظ محمد صلیف صاحب چاک ۳۳ لودھراں	۲۲۲ - ۰۰	مسلمانان گلگت پٹنہ بندہ خان اسفند خان صاحب
۳۱۳۲۲ - ۶۲	آمد ۱۳۹۷ھ	۱۰۰ - ۰۰	میاں محمد حسین صاحب جلال اراک	۱۰۰ - ۰۰	حاجی محمد امین محمد حسین محمد اسعد
۳۶۲۸۶ - ۸۰		۵۰ - ۰۰	میاں رازقی بخش صاحب	۱۰۰ - ۰۰	محمد اقبال صاحبان نعل نجیب
۷۱۲ - ۲۷	انراجات تعمیر دفتر	۲۵ - ۰۰	منشی رازقی بخش صاحب	۵۰ - ۰۰	مولانا بشیر احمد صاحب
۱۲۵ - ۰۰	رسیدہ جمع	۵۰ - ۰۰	حافظ علی محمد صاحب	۱۰۰ - ۰۰	میاں غلام حسین صاحب قریشی
۷۷۰۵ - ۲۲	شیخینفون	۱۱۲۳۸ - ۵۰		۱۰۰ - ۰۰	نوان شہر ملتان
۸۰۷ - ۰۰	نشد و اشاعت	۱۰۰ - ۰۰	خان عبدالغفور خان صاحب لودھی لودھراں	۲۶۷ - ۰۰	مسلمانان جمعیت لودھی علاقہ دینا پور
۱۰۰۰ - ۰۰	امانت صوبائی جمعیت	۲۰۰ - ۰۰	میاں محمد شریف صاحب جلال اراک	۲۰۰ - ۰۰	معرفت مولانا محمد یوسف صاحب
۱۲۸ - ۰۰	سیکشنری	۵۰ - ۰۰	میاں محمد شریف صاحب	۲۰۹ - ۰۰	میاں چمن
۹۵۷ - ۳۹	مہانداری	۲۰۰ - ۰۰	حافظ عبدالرزاق صاحب	۱۶۶ - ۰۰	معرفت مولوی عطا محمد و میاں
۵۷۶ - ۷۶	بل کبیلی	۵۰ - ۰۰	الحاج میاں واحد بخش صاحب	۱۶۶ - ۰۰	عبدالرزاق صاحب
۱۷۵ - ۰۰	کرایہ مکان	۵۰ - ۰۰	الحاج پیر بخش صاحب جوئیہ	۱۱۵ - ۰۰	معرفت مولوی عبدالحمی صاحب
۳۰۳۵ - ۲۶	سفر کھاتہ	۱۰۰ - ۰۰	حاجی شتائی حسین صاحب گڑھی والا دھما پور	۵۰ - ۰۰	جسوکا نوال کبیر والا
۶۳۱ - ۳۰	مقتدرق	۵۰ - ۰۰	مولانا درمحمد صاحب خلیفہ عالم	۵۰ - ۰۰	حاجی عطا محمد صاحب کھل جینٹ
۳۹ - ۲۲	انسپکشن اخراجات	۱۰۰ - ۰۰	حاجی نذیر دین صاحب نشاط روضہ ملتان	۵۰ - ۰۰	معرفت مولانا امان اللہ صاحب
۷۹۶ - ۲۰	خدمت خلق	۵۰ - ۰۰	حاجی شمس الدین صاحب کبیر والا	۸۶۳ - ۰۰	کوٹ ولی حسندر
۷۲۳۵ - ۰۰	مشاہرات	۱۰۰ - ۰۰	میاں ارشد احمد صاحب	۲۳۲ - ۰۰	معرفت مولوی عبدالکریم خطیب
۶۷۷ - ۰۰	پیروی مقدمات	۲۲ - ۰۰	مفتی چندہ والا محدث قائم العلوم ملتان	۲۳۲ - ۰۰	جامع مسجد کبیر والا
۲۸۶۹۲ - ۰۲		۲۰ - ۷۵	برمقیہ استقبال شہر مولانا عبد اللہ انور	۳۶۰ - ۰۰	معرفت ڈاکٹر محمد نواز صاحب
۷۵۹۲ - ۷۶	بقایا	۱۰۰ - ۰۰	مفتی چندہ مسجد فاروقیہ شجاع آباد	۱۰۳۸ - ۰۰	موضع بلوچان کبیر والا
۳۶۲۸۶ - ۸۰		۵۵ - ۰۰	شیخ رشید عباس صاحب گڑھی امیر ضلع	۱۰۰ - ۰۰	حکیم حبیب احمد صاحب کبیر ڈیرا
		۱۰۰ - ۰۰	مفتی چندہ ڈاکٹر کس کبیر والا	۱۰۰ - ۰۰	شیخ محمد سعید صاحب
		۱۰۰ - ۰۰	الحاج مولی بخش صاحب وزیر علاقہ دینا پور	۱۰۰ - ۰۰	مفتی چندہ بندہ مولانا اللہ بخش صاحب
		۵۰ - ۰۰	جناب غلام فرید صاحب اہل بیت پور گڑھی	۶۰۱ - ۵۰	خطیب عبد اراک
		۵۰ - ۰۰	الحاج عبدالرشید خان کھڑاں		صوفی اللہ داد صاحب
		۱۰۰ - ۰۰	الحاج غلام قائم خان صاحب ڈیرہ ناز خان	۲۵۰ - ۰۰	جلہ اراک لودھراں
		۱۰۰ - ۰۰	خانہ محمد افضل صاحب لغاری تیرنگہ گڑھی		حاجی عبدالستار روحانی محمد رفیق صاحب
		۱۲۰۰ - ۰۰	چوہدری فرزند علی صاحب چاک ۱۳ جہانیاں	۱۰۰ - ۰۰	جلہ اراک
		۸۰۰ - ۰۰	قومی اتحاد چاک ۱۳	۵۰ - ۰۰	حاجی محمد سعید صاحب
		۵۰ - ۰۰	قاضی دلشاد احمد صاحب تونہ شریف	۵۰ - ۰۰	حاجی محمد خلیل صاحب
		۱۰ - ۰۰	ادریک زب ڈیرہ نازی خان	۲۰۰ - ۰۰	ڈاکٹر عبدالعزیز عبدالحمید صاحب
		۳۰۰ - ۰۰	حافظ محمد یوسف صاحب جہانیاں	۱۰۰ - ۰۰	حاجی شیخ اللہ رکھا صاحب
		۱۰۰ - ۰۰	محمد عبداللہ صاحب	۱۰۰ - ۰۰	حاجی اللہ دتہ صاحب سیٹی
		۱۰۰ - ۰۰	محمد امین دکنی	۷۰ - ۰۰	حاجی کریم بخش صاحب راجپوت والا
		۱۲۳ - ۰۰	مفتی چندہ	۱۰۰ - ۰۰	ڈاکٹر محمد شریف صاحب جلال اراک

گوشوارہ

۱۶۱۱ - ۲۶	نقد موجودہ مولانا عبدالغفار قاضی	۱۶۱۱ - ۲۶	نقد موجودہ مولانا عبدالغفار قاضی
۱۲۵۰۰ - ۰۰	بک	۱۲۵۰۰ - ۰۰	بک
۲۵۶۷ - ۵۰	قرض حسنہ ملک رحیم داد الگ مکان	۲۵۶۷ - ۵۰	قرض حسنہ ملک رحیم داد الگ مکان
۱۷۵۰ - ۰۰	خواجہ عبداللہ روف	۱۷۵۰ - ۰۰	خواجہ عبداللہ روف
۵۰۰ - ۰۰	جمعیت علماء اسلام ملتان	۵۰۰ - ۰۰	جمعیت علماء اسلام ملتان
۶۶۶ - ۰۰	مولانا منظور الحق رحمانی	۶۶۶ - ۰۰	مولانا منظور الحق رحمانی
۱۹۰۹۲ - ۷۶		۱۹۰۹۲ - ۷۶	
۷۵۹۲ - ۷۶	آئین کھاتہ بقایا از سال ۱۳۹۷ھ	۷۵۹۲ - ۷۶	آئین کھاتہ بقایا از سال ۱۳۹۷ھ
۱۰۰۰ - ۰۰	مفتی چندہ	۱۰۰۰ - ۰۰	مفتی چندہ
۱۰۵۰۰ - ۰۰	تعمیر و ترمیم	۱۰۵۰۰ - ۰۰	تعمیر و ترمیم
۱۹۰۹۲ - ۷۶		۱۹۰۹۲ - ۷۶	

ضلع رحیم یار خان میں سیرت کا نفرین

جمیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے فیصلہ کے مطابق یکم ربیع الاول کو ضلع رحیم یار خان میں چار مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حبیبوں کا انعقاد کیا گیا۔

لیاقت پور شہر: جمیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ مولانا محمد نعمان ناظم جمیۃ پنجاب مولانا غلام مصطفیٰ بھادرو پوری جب لیاقت پور شہر میں داخل ہوئے تو جمیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے سیکرٹری سے اطلاعات مولانا محمد بشیر اختر جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفیٰ مولانا بشیر احمد اور رئیس مشتاق احمد کے علاوہ جمیۃ کے کارکنوں نے وفد کو خوش آمدید کہا۔

گیارہ بجے لیاقت پور کے معزز شہری اور علماء نے پنجاب جمیۃ کے جنرل سیکرٹری کے اعزاز میں ایک پروگرام استقبال کا انتظام کیا جس میں مولانا نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعتبار کو جلد مکمل کر کے انتخابات کا اعلان کیا جائے کیونکہ موجودہ اعتبار سے عوام میں مایوسی پھیل رہی ہے اور لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں اس لئے اعتبار کا عمل فی الفور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ اعتبار صرف مجبوت کے لئے نہ ہو بلکہ ہر بھلا آدمیوں کا اعتبار کر کے معاشرہ کو پاک کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ عبوری حکومت کے دوران افسر شاہی میں بدعنوانان بڑھ گئی ہیں۔ رشوتوں کے زنج آسمانوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ عوام کے مسائل بڑھ گئے ہیں۔ کھاد سینٹ اور دوسری اشیاء صرف غلے میں نہیں آتے اس لئے ملک میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی ختم کی جائے تاکہ بدعنوان افسران اور رشوت خوار نظامیہ کے خلاف آواز بلند کی جاسکے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا

کہ قومی اتحاد کو مضبوط بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں جمیۃ علماء اسلام نے اتحاد کی قربانیاں بھی دی ہیں۔ انہوں نے عوام اور کارکنوں سے اپیل کی کہ جو لوگ اتحاد کے خلاف باتیں کر رہے ہیں انہیں اتحاد کے لئے مجبور کریں۔ یہ عوام کا فریضہ ہے کیونکہ عوام نے اتحاد کی خاطر اور ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اور کہا کہ بعض اجازات اور بعض عناصر اخبارات میں غلط افواہیں پھیلاتے ہیں ان پر کان نہ دھریں۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اگر عبوری حکومت اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کرے تو یہ خوش آمد بات ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ دن یونٹ کے مسئلہ کو نہ چھیڑا جائے۔ سب ایٹک کے مطابق درست ہے۔

انہوں نے لیاقت پور تحصیل میں بڑھتے سیم اور تھور کے اتحاد کا مطالبہ کیا اور علاقہ میں جو کہ بااثر افراد کی سرپرستی میں منظم نظم و نسق کر رہے ہیں انہیں رشتہ نشینی کیا۔

جلسہ عام: جمیۃ المبارک اجتماع میں پنجاب جمیۃ کے جنرل سیکرٹری مولانا نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں شریعت محمدیہ کا نظام نافذ کیا جائے جبکہ سیرت نبوی کو اپنا نذنگی کے لئے نونہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اطلاق اعمال اور آپ کے صحابہ کو اس لئے جو کردار ادا کیا ہے اس کی ترویج عالم میں مثال نہیں ملتی۔ جلسہ عام سے مولانا غلام مصطفیٰ بھادرو پوری اور مولانا محمد نعمان علی پور نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس کی صدارت مولانا سراج احمد

دین پوری نے کی۔

کارکنوں سے خطاب: تین بجے جمیۃ علماء اسلام

تحصیل لیاقت پور شاخوں سے جو کارکنان آئے تھان سے مولانا قاری نور الحق قریشی اور مولانا محمد نعمان علی پوری کے علاوہ جمیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفیٰ بھادرو پوری اور مولانا محمد بشیر اختر نے بھی خطاب کیا۔

ظاہر میں من خطب: جمیۃ علماء اسلام

کا اجتماع مولانا منظور احمد لغانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا منظور احمد لغانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی مملکت پاکستان میں ربود کا نام تبدیل کیا جائے اور مرزائی اضر جو کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں انہیں معطل کیا جائے نیز مرزائی جو گندہ طرحی شائع کر رہے ہیں اس پر پابندی عائد کی جائے۔ بعد میں کارکنوں سے خطاب کیا۔

صادق آباد میں اجتماع: جمیۃ علماء اسلام

صادق آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ میں اجتماع ہوا۔ اجلاس کی صدارت جناب مولانا عبدالصمد صاحب نے فرمائی۔ جمیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جناب مولانا احمد سعید ادریسا نے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں چار نکاتی پروگرام نافذ کیا جائے کہ حاکم اعلیٰ کا نظام، زکوٰۃ کا نظام اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نفاذ کرے تو حکومتوں میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ انہوں نے علاقائی مسائل اور مزدوروں کی چھاتیوں پر اجتماع کیا۔

ریورنگ: عبد الصمد خان

پندرہواں خان :

مورخہ ۳ فروری

۸ جمعیت علماء

اسلام پندرہواں خان کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب حضرت مولانا قاری قیام الدین صاحب شہق ہوا جس میں حضرت مولانا عبد اللہ بھٹوی کی وفات حشر آیات پر اظہارِ غم و سوگند کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جمعیت علماء اسلام شجاع آباد کی سرگرمیاں :

جمعیت علماء اسلام شجاع آباد کے رہنماؤں قاری نظام الدین اور مولانا رشید احمد نے علاقہ جلال پور قاری قاری پور کا دورہ کیا۔ کانفرنس سے خطاب فرمایا اور علاقہ کے لوگوں کی مشکلات معلوم کیں۔ ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دیہات کے لوگوں کو سانا فراہم کیا جائے۔ نہری پانی فراہم کیا جائے۔ شجاع آباد کے انڈیا کالج میں پروفیسروں کی کمی پیش کو پورا کیا جائے۔ سوئی گیس شجاع آباد پلائی کی جائے۔ شجاع آباد سے دھری براستہ گیس والا شجاع آباد سے بستی روک براستہ چک سردار پور بھی سڑکوں کو تپتہ کیا جائے۔ طرین شہر سے کوٹلی نجات ملک پتہ سڑک کی منظوری کا پروگرام اوصوراء روک دیا گیا ہے فوراً حکم دیا جائے۔

انتخاب تحصیل میدان

لعل قلعہ ضلع دیر :

امیر : جناب حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب
نائب امیر : جناب سلطان حمید جان صاحب
ناظم عمومی : ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب
نظم : جناب مولوی فضل مولانا صاحب
ناظم فروغ : شید غلام ربانی جان صاحب
خزانی : عبدالودود شینا صاحب
سالار : سید سرد جان صاحب

تنظیم میدان بالا :

امیر : مولوی نظام محمد صاحب
نائب امیر : جناب عبدالوہاب صاحب
ناظم عمومی : مولوی ذکاۃ الدین صاحب

ناظم : زر محمد خان
ناظم فروغ : چڑو ستاد
خزانی : برکت علی مولوی صاحب

تنظیم میدان بائیں :

امیر : سید بادشاہ صاحب
نائب امیر : سوات مولوی صاحب
ناظم عمومی : قاضی نعمت اللہ صاحب
نظم : سید سعید اللہ صاحب
ناظم اشاعت : نادر خان صاحب
خزانی : دوکڑی مولوی صاحب
سالار : فقیر محمد صاحب

مولانا دین پوری کے آٹھ

اضلع میں داخلے پر پابندی :

ملتان : مجلس تحفظ حقوق اہل سنت اہل پاکستان کے صدر حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب دین پوری پنجاب اور سندھ کے آٹھ اضلاع جیلگ، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، سکس۔ شکارپور۔ قزاق شاہ میں داخلے پر پابندی مائد کر دی ہے۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے مرکزی رہنماؤں مولانا سید عبدالحمید، مولانا محمد حسین حیدری، حافظ سلطان احمد، مولانا اسد اللہ قاسمی، مولانا کریم الہی، غازی، مولانا محمد اسلم نیازی، مولانا غلام سرور شاکر، مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی، مولانا محمد حسین قنانی نے ان پابندیوں کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

درخواست دعا :

مبلغ اسلام حضرت مولانا سید عبدالکریم شاہ صاحب ڈیرہ غازی خان والوں کے فرزند اور سید عبدالحمید بیگم کے بھانجے سید عبدالقادر سلمہ ایکسٹ میں شدید زخمی ہو کر زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعائیہ دعا ہے کہ صحت یابی ہو کر زبرد کو صحت حاصل عطا فرمائے۔ نیز احباب سید عبدالکریم شاہ صاحب سے پروگرام سلسلہ میں گھر کے پیر الیہ قائم کوئی اس سادہ کی وجہ سے وہ گھر تشریف فرما ہیں۔
ڈیرہ غازی خان : جمعیت علماء

اسلام ڈیرہ غازی خان کا ایک اجلاس حافظ عبدالحمید کی صدارت میں ہوا جس میں احمد یعقوب چوہدری ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازی خان کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا گیا کہ یہ اجلاس جناب عبدالحمید چوہدری کی پیش کردہ قرارداد کے بحالی کے قتل پراسس کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے دعا حضرت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قاتلوں کو کفر و کراہت جلد سنبھالیا جائے اور اس واقعہ کی مزید جاندارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ اور اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد صاحب کے دوبارہ قومی اتحاد کے حد تعجب ہونے پر حضرت مولانا کی یادگار پیش کرتا ہے اور اسے ملت قوم کے لئے ایک بہترین انتخاب خیال کرتا ہے۔

مولانا سرفراز صاحب کا علما سے خطاب :

لاہور : علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور میں مورخہ ۸ فروری ۸ صبح لاہوری ہال میں علما کے سامنے شیخ الحدیث مولانا سرفراز صاحب نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ عوام اور علما سے لاہوری ہال کچھ کچھ مجھ کو ملتا تھا۔ مولانا غلام مصطفیٰ فاضل دیوبند نے اٹھ سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے اور مولانا سرفراز صاحب کی دینی خدمات کو سراہا۔ لاہور شہر کے بڑے بڑے علماء بھی اس مذاکرہ میں شریک تھے۔

مانسہرہ :

حاجی خیر محمد خان نائب امیر جمعیت علماء اسلام مورخہ ۸ نے آج جمعیت علماء اسلام ہزارہ ڈویژن کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ مایہ نوار سلسلہ میں اپنے پروگرام ترتیب دیں اور لوگوں کو نطفہ مصطفیٰ اپنانے کی دعوت دیں اور ساتھ ساتھ ذبح الاولیاء کے سارے عہدہ میں سیرت کے اجتماعات منعقد کریں اور لوگوں کو تائیں کراچی کی اس پریشان دنیا میں اسلام کے عادلانہ نظام ہی میں امن و آشتی کا لازمی منظر ہے۔
اجلاس کے اختتام پر ضلع مانسہرہ اور ضلع ایبٹ آباد کے لئے ایک تفصیلی پروگرام ترتیب دیا گیا۔
علاء ازیں مانسہرہ جمعیت نے ایک مالیاتی کمیٹی تشکیل دی جس نے بلا تاخیر اپنا کام شروع کر دیا۔
حاجی فقیر محمد خان رابطہ عامہ ہم کے سلسلہ میں لاہور سے ضلع کوستان کے دوسرے پرواز ہور ہے میں جہاں

پر وہ ایک ہفتہ لگاؤں گے۔

انجمن غلامان مصطفیٰ

زیر اہتمام موقی جامع مسجد میں اجتماع ہوا جس کی صدارت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام ربانی نے فرمائی۔ جلسہ عام کو جانا سید امین گیلانی، مرزا غلام نبی جانا، زور غلام فرید نے اپنے نصیحتی کلام سے لوگوں کے دلوں کو گومایا۔ مولانا قاری نور الحق نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں سیرت کا عنوان بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اصل ضرورت عمل کی ہے اور بعض لوگ سیرت کے مقدس عنوان کو محدود کر دیتے ہیں۔ یہ عنوان پاک محدود نہیں ہے۔ ملک میں اگر اسلامی نظام یعنی شریعت محمدیہ کا نفاذ عمل میں آجائے تو ہر شخص المیہان کی زندگی بسر کرے گا۔ صحابہ کرامؓ کے دور کو سامنے رکھنے اور پھر دیکھنے کہ کیا اسٹنڈرڈ دور تھا۔ صحابہ کرام کا کوڑا خلاق پیروی نبوت میں ان کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ جن لوگوں نے نبی کریم کی سیرت کو اپنایا دنیا میں ان کا نام آج تک روشن ہے۔ جلسہ عام میں مولانا منظور احمد جینوی، مولانا محمد ثقیں، مولانا احمد سعید لدھیانوی، مولانا غلام مصطفیٰ بھادوی، مولانا الشیخ حبیب صدیق اور مولانا محمد بشیر اختر الہ آبادی نے خطاب کیا۔

جمعیتہ علماء اسلام کے رہنما تاج محمد بخاری

صلح جیکب آباد کے دورے پر روانہ ہو گئے

جیکب آباد۔ ۲۷ جنوری جمعیتہ علماء اسلام صلح جیکب آباد کے رہنما تاج محمد بخاری، جنرل سیکریٹری جمعیتہ علماء اسلام جیکب آباد اور مولانا محمد الدین صاحب حامی علی نواز خاں۔ شبیر احمد لشاری مولوی شہنشاہ ضلع کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ رہنما اپنے دورے میں جمعیت کی نئی شاخیں قائم کریں گے اور نئی تشکیلاتیں بھی ہوں گے۔

سدا شاہ۔ کی سرپرستی میں پیر شاہ گوٹھا ہو شہر، علیا خان کھوسو گاؤں اور دوسرے دسے علاقے کو گھٹا۔ خیر محمد خان حاجی رب نواز خاں کے گاؤں میں یہ عظیم الشان دورہ ہوا اور مختلف دفعوں سے ملے۔

رہنمایان لاہور کا مشترکہ بیان

جمعیتہ علماء اسلام کے رہنما اور علماء کونسل کے سیکریٹری میاں عبدالرحمن و مولانا الشیخ داؤد ملک شہر محمد

مقبول الرحمن قاری غالب احمد مولانا سعید الرحمن علوی عبدالحمیٰ احوان نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اسلام کے مادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے بہتر انتظامات کئے جائیں۔ اس ملک کی تعمیر اور حرم نظام شریعت کے نفاذ میں ہے۔ ان رہنماؤں نے عبوری حکومت سے بے زور مطالبہ کیا ہے کہ وہ فی الفور غیر مسلموں کے لئے شراب کی دکانیں کھولنے کے فیصلے کو واپس لے کیونکہ اس رعایت سے شراب کی بندش کے حکم کی خلاف ورزی کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا قائد پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کے دور حکومت میں شراب پر مکمل پابندی عائد کی گئی تھی تو مجبور حکومت نے رعیتوں اور غیر مسلموں کے لئے دکانیں کھولنے کی اجازت چاہی تو مولانا مفتی نے کہا کہ اگر اسلامی شریعت کی روشنی میں اسلام مسلمانوں پر اور غیر مسلموں کو شراب عطا کرنے کی پابندی نہیں بحالیہ تحریک نظام شریعت کے دوران مجبوری سے سیاسی مقاصد کے لئے شراب پر پابندی لگائی تھی اور اسی نے غیر مسلموں کو شراب کی پابندی میں رعایت دی تھی تو اسی وقت اقلیتی رہنماؤں نے مجبور کے اسی رعایت کے فیصلے کے خلاف زبردستی احتجاج کیا تھا۔ یہ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ عبدالمعین چوہدری ایڈووکیٹ کے برادر اصغر عبدالصاحب کو جن غلطیوں نے بیداری کے ساتھ قتل کیا ہے ان کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچا کر اسلامی شریعت کے مطابق مزا دی جائے۔ ان رہنماؤں نے عبدالمعین چوہدری ایڈووکیٹ اور ان کے خاندان کے ساتھ گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سیکریٹری شہباز شاد

تویدی بیان

ایس ایم طارق نے ایک بیان میں اپنی ایسے ڈھکے پھسے میں شریعت کی خبر کی تردید کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ محمدؐ سے بے عزت ہو چھے اپنی بی بی سہو کو دھاک کی تنظیم نے اپنا تشکیل کردہ کمیٹی کا کنوینٹر کیا حالانکہ میں بدستور جمعیتہ علماء اسلام کا کرنی اور نظام ہوں۔ اور یہی ہمارے بزرگوں کا شعار رہا ہے۔

تنظیمی دورہ ضلع دیر

ضلع دیر میں جمعیتہ علماء اسلام کی ضلع صدر قاضی عبدالسلام نائب صدر صاحبزادہ بشیر احمد جنرل سیکریٹری کل خان، جمعیت علماء اسلام ضلع دیر کی صدر حافظ حسین احمد سیکریٹری نشریات حافظہ اللہ نے دیر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا جس میں جنرل معیار بارڈر، کانٹہ اور واکی شال ہیں۔ معیار کے مقام پر کارکنوں کا ایک بڑا اجتماع منعقد ہوا جس سے قاضی عبدالسلام اور کل خان نے خطاب کیا اور کارکنوں کو جمعیت کے غرض و مقاصد سے آگاہ کر دیا اور کام کرنے کی ہدایت کی۔ کارکنوں نے پُر غرض اور صدقہ دل سے جمعیت کے کام کو اپنایا اور مزید رجحان تنظیم عمل میں لائی گئی۔

صدر۔ مولوی صاحب خزانہ

نائب صدر۔ حاجی حضرت شاہ صاحب

ناظم عمومی۔ محمد آن شاہ صاحب

سالار۔ شیخ محمد افضل صاحب

خازن۔ یوسف صاحب

دوسرا بڑا اجتماع علاقہ جنڈول میں کانٹہ کے مقام پر ہوا اور مندرجہ ذیل تنظیم میں آئی۔

صدر۔ حکیم عبدالغفور صاحب

نائب صدر۔ مولانا نواز وہاب صاحب

ناظم عمومی۔ مولانا نور محمد صاحب

خازن۔ محمد عارف صاحب

سالار۔ سعادت اللہ صاحب

ناظم نشریات۔ مصباح الدین صاحب

تیسرا اجتماع تحصیل واڑی میں ہوا جس میں سب سے زیادہ کارکنوں نے شرکت کی۔ ان سب اجتماعات میں لوگ بہت ہی دور دراز علاقوں سے آئے۔ ان اجتماعات کی وجہ سے ضلع جمر کے کارکنوں کے دلوں میں جذبات پیدا ہو گیا ہے۔ قاضی عبدالسلام اور کل خان نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دیر کے غیور حرم نے کبھی بھی اسلام کی خاطر جان دینے سے دریغ نہیں کیا۔

اجتماعات میں کارکنوں نے حضرت مولانا عبداللہ درخواسی مدظلہ اور مولانا مفتی محمود مدظلہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا نیز دوبارہ صدر قومی اتحاد منتخب ہونے پر مبارکباد دی نیز صوبائی مولانا محمد الیاب جان صاحب بوزری کی صحت یابی کے لئے دعا مانگی گئی۔ مطالبہ کیا

گیا کہ ضلع دیر میں آمدورفت کی سخت تکلیف ہے لہذا ضلع بھر کے مختلف علاقوں کے لئے ایسے چلا کر آمدورفت کی یہ شکلات دور کرے۔

جمعیت علماء اسلام اسلام آباد کا انتخاب

اسلام آباد: جمعیت علماء اسلام کا اسلام آباد کا گذشتہ روز ایک اجلاس ہوا جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل افراد کو جمعیت کا چھوٹا انتخاب کیا گیا۔

- ۱۔ امیر - حاجی محمد حنیف
 - ۲۔ نائب امیر - سید محمد حسن شاہ
 - ۳۔ ناظم اعلیٰ - حافظ محمد اکرم زاہد
 - ۴۔ نائب ناظم - محمد نبیل
 - ۵۔ خزانچی - حاجی محمد ایوب اور
 - ۶۔ ناظم نشر و اشاعت - سید مقبول حسین شاہ۔
- "جمعیت علماء اسلام نظام مصطفیٰ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ حاجی محمد حنیف۔
- تمنا ہے کہ عمل کو تیز کر کے انتخابات کا فوری اعلان کیا جائے۔" حافظ محمد اکرم زاہد۔

اسلام آباد: جمعیت علماء اسلام، اسلام آباد کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر جمعیت حاجی محمد حنیف نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام، شاہ ولی اللہ شاہ عبدالعزیز اور حضرت مدنی کی وراثت ہے۔ ہم ان کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اور پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا کہ ہم قومی اتحاد کی مرکزی لیڈر شپ سے اپیل کرتے ہیں کہ قومی اتحاد کو مضبوط بنانے پر استوار کر کے ملک میں نظام مصطفیٰ کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ حاجی محمد حنیف نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاضیین اسلام آباد کے مسائل پر فوری توجہ دے کر انہیں حل کیا جائے۔ اعلان سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت کے جنرل سیکرٹری حافظ محمد اکرم زاہد نے کہا کہ محاسبہ کا عمل تیز کر کے ملک میں فوری انتخابات کا اعلان کیا جائے تاکہ ملک میں عوام کی غمناک حکومت موثر طور پر کام کر سکے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ لاہور میں شرب کی جو دکانیں کھلی گئی ہیں انکو فوری طور پر بند کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائے۔

دس قرآن حیدر آباد

گذشتہ دنوں شاخ حلقہ وارڈی سی ای کے کارکنوں کا ہفتہ وار اجلاس بنام درس قرآن پاک فاسم مسجد میں ہوا۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب نے درس قرآن دیا۔ انہوں نے جسے واضح انداز میں فرمایا کہ نظام شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں کو چاہیے کہ پہلے اپنی زندگی اور اپنے گھرانے میں نظام شریعت نافذ کریں۔ سرشکریہ عقائد سے توبہ کریں۔ بڑی رسومات و بدعات سے اجتناب کریں۔ پھر دیکھیں کہ ہمارے اس ملک میں نظام شریعت کیسے نافذ نہیں ہوتا ہے۔ مذکورہ باتیں نظام شریعت کے نافذ ہونے کے لئے شرط کا درجہ رکھتی ہیں لہذا ہمیں من حیث القوم ان کو اپنانے کی فکر کرنی چاہیے۔ یاد رہے یہ ہفتہ وار پروگرام ہر جمعہ کو بعد نماز عشاء قائم مسجد چھوٹی گئی میں ہوتا ہے جس میں درس کے لئے مختلف علماء کرام کو دعوت دی جاتی ہے لہذا کارکن زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمایا کریں، تاکہ جماعت میں نظم پیدا ہو سکے۔

نظام ضلعی جمعیت کا انتخاب دو:

مٹان: گذشتہ دنوں امیر ضلع سید خورشید عباس صاحب گورنری کی قیادت میں ضلعی جمعیت کا وفد ۱۷ بجے جیلدار میں تحصیل دوہراں پہنچا۔ ضلعی وفد میں امیر ضلع کے علاوہ ناظم قمری مولانا محمد عبدالقادر قاسمی، مولانا حکیم محمد عالم صاحب جاوید، ناظم ضلع مولانا منظور الحق صاحب رحمانی ضلعی مبلغ شمل تھے۔ قبل از جمعہ پون گھنٹہ جناب حکیم جاوید صاحب نے نظام مصطفیٰ کی برکات اور خدمات جمعیت علماء اسلام پر سیر حاصل تجربہ فرمایا۔ محمد عبدالقادر قاسمی نے جمعیت کے مقاصد اور ضلعی وفد کی آمد کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ضلعی جمعیت مٹان مشرقی جماعت کا ایک بہترین دفتر بنانے کا منصوبہ بنا چکی ہے۔ ضلع بھر کے جماعتی کارکنوں کو دل کھول کر تعاون فرما رہے ہیں۔ بعد نماز جمعہ حضرت امیر ضلع نے تائیدی تقریر فرمائی۔ خصوصی اجتماع میں جیلدار میں کے کارکنوں نے فوری طور پر دفتر کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپے کی امداد فرمائی۔ اور بعد میں بھی تعاون کا یقین دلایا۔ اسی شام یہ وفد خان پور حضرت امیر کو مولانا درخواستی خط کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حج کی مبارک بادی کے بعد ضلعی دفتری تعمیر کا منصوبہ بیان کیا جس پر حضرت والا نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ضلع بھر میں

کارکنوں کو ماہ مارچ سنہ ۱۴۰۸ھ میں دوران تبلیغی دورہ مقرر کر دیا۔ حضرت والا بہت جلد ضلع مٹان کا دورہ فرما فرما رہے ہیں۔

نیرا بتاریخ ۸ جنوری ۱۴۰۸ھ امیر صوبہ پنجاب جناب مولانا عبد اللہ صاحب اور ضلعی جمعیت کی دفتر پر مٹان تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ سے سیدھے کارکنوں کے ہمراہ آپ نشر ہسپتال ان زمینوں کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو کالونی مڑکی فارنگ میں ظلم کا نشانہ بنے۔ آپ نے دماغی صحت فرمائی اور خطک میوہ جات اور ادویات تقسیم فرمائیں۔ زنجی حضرت نے حضرت والا سے دعا کی درخواست کی کہ ملک میں جلد نظام مصطفیٰ قائم ہو تاکہ ہم لوگوں کو جلد انصاف ملے، اور ان ظالم صنعت کاروں کے ظلم سے نجات ملے۔ لہذا حضرت اقدس نے حیدر گاہ امیر سید خورشید عباس گورنری کی کوٹھی پر آرام فرما ہوئے اور دوپہر کی دعوت طعام میں علاقہ کے زمیندار اور مشرکے تباہ جہازات سے خطاب فرمایا۔ ضلعی دفتری تعمیر کے منصوبہ میں مالی تعاون کی اپیل فرمائی۔ جس پر حاضرین نے مبلغ نو ہزار روپے کا اعلان فرمایا۔ سر پھر مدرسہ قائم العلوم مٹان میں سات سو روپے کے استقبالیہ میں حضرت امیر صوبہ کو عبدالقادر قاسمی نے سپاسنامہ پیش کیا جس کے مطالبات کی تائیدی آپ نے جواباً فرمایا کہ ہمیشہ علماء رہا ہوں نے تحفظ اسلام کے لئے سب سے زیادہ قربانی کی ہے۔ پاکستان میں علماء اسلام کی نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے مساعی جمید قابل تہنیں ہیں۔

کالونی مڑکی شہداء کو ایک ایک لاکھ روپیہ کا معاوضہ اور زمینوں کو دس دس ہزار کی امداد کے مطالبہ کی تائید فرمائی۔ ملک سے صنعتی انتشار کو ختم کرنے پر زور دیا۔

استقبالیہ میں ضلع مٹان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان کے بہت سے کارکن شمل تھے۔ ضلعی جمعیت نے ان حضرات کی چائے اور مٹائی سے تواضع کی۔ شام کی غلطی سے حضرت والا لاہور روانہ ہو گئے۔ فقط والسلام محمد عبدالقادر قاسمی خفرو ناظم قمری

طلباء اسلامی نظام کیلئے اپنے آپ کو عملی طور پر تیار کریں حضرت خواجہ غلام

حضرت شاہ ولیؒ اور عبد اللہ سندھیؒ کے فکر کو اپنا یہ ہے مولانا عبید اللہ انورؒ نے
ساتواں تربیتی اجتماع ۲۲ تا ۲۴ مارچ کو جہلم میں منعقد ہوگا۔

جمعیت طلباء اسلام پاکستان صوبہ پنجاب کے
زیر اہتمام مدرسہ مخزن العلوم خانیور میں ۱۱ ذی قعدہ
کو عظیم الشان تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ صوبہ
پنجاب کی جمعیت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات
میں یہ اجتماع ہر لحاظ سے منفرد اہمیت کا حامل تھا۔
مخزن العلوم کے وسیع میدان خوبصورت شانیاں
اور آرام دہ کرسیوں کی ترتیب سے مقامی ساتھیوں کی
محنت صاف ظاہر ہو رہی تھی۔ جمعیت طلباء اسلام خانیور
کے ساتھیوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے
جس غلوص اور ایثار سے کام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ
ہے۔ اس اجتماع سے ملک کے ممتاز اور جدید علماء کرام
پروفیسرز، وکلاء اور دبانے مختلف نشستوں میں طلباء سے
خطاب کیا۔

اجتماع کی اختتامی نشست جو کہ ایک کھلی نشست
کی حیثیت حاصل کر گئی اور جس میں شریح کے متاثر شدہ
اور ملازمہ بھر کی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ اسی استقبالیہ
تقریب سے جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے سرپرست اعلیٰ
حضرت مولانا قادری محمد اجمل۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی
جناب جاوید ابراہیم پراچہ۔ قائد طلباء، میان محمد عارف
جناب ندیم اقبال اعوان نے خطاب کیا۔ اس نشست
سے جانشین شیخ المتغیر حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ نے خطاب
کئے خطاب کرتے ہوئے امیدوار برکی کو بھی مسئلہ کے مثبت
رجحانات پاکستان میں اسلامی نظام کے آئندہ واپس۔ آپ
نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اگر آپ جو اوزار نے اپنی کوششیں
جاری رکھیں تو انشاء اللہ آپ جلد اپنے مقصد میں
کامیاب ہو جائیں گے۔
اس استقبالیہ تقریب کا اختتام کرتے ہوئے

امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبداللہ دنوگاہی نے نہایت مفصل
خطاب کرتے ہوئے انتہائی رفیع آمیز انداز میں دماغ
خیر فرمائی حضرت دنوگاہی نے مطلقہ اعلیٰ نے خطاب کرتے
ہوئے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ بعد از زندگی کو عملی طور پر
اسلامی نظام میں ڈھالیں۔ آپ نے کہا کہ طلباء کو چاہئے
کہ اسلامی نظام کے انقلاب کے لئے اپنی جدوجہد تیز تر
کریں تاکہ ہم جلد اس ملک میں اسلامی نظام کی برکات
سے روشناس ہو سکیں۔ ان کے علاوہ اس اجتماع کی
مختلف نشستوں سے جن حضرات نے خطاب فرمایا ان
کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف۔
علامہ اکرام القادری (مدیر مہنت روزہ
ترجمان اسلام) لاہور
رانا بشیر احمد (ایڈیٹر روزنامہ صداقت)
حضرت مولانا شقائق احمد
میان محمد عارف۔ قائد طلباء
جناب ندیم اقبال اعوان
پروفیسر جناب رانا عاشق الہی۔

صوبائی رہنماؤں کے تنظیمی دورے

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی ایک پرسی ریٹیر
کے مطابق درج ذیل حضرات درج ذیل تاریخوں میں مختلف
مقامات کا تنظیمی دورہ کریں۔ تمام کارکن مطلع رہیں۔
۲۸ ذی قعدہ شریح مگرگوجا { جناب ندیم اقبال اعوان
یکم مارچ میانوالی
۲۲ ذی قعدہ راولپنڈی جناب عبدالکریم ربانی

مفت محمد رفیع { جناب ابوبکر شاہ۔ جٹا خان
۲۲ ذی قعدہ { ڈی جی خان { جناب عبید اللہ احرار
۱۰ مارچ ضلع لاہور جناب ظہیر میر
ان کے علاوہ جناب ملک غیل احمد اعوان ضلع بہاولنگر
کا مفصل تنظیمی دورہ کریں گے۔

عظیم الشان صوبائی تربیتی اجتماع (صوبہ سندھ)

جمعیت طلباء اسلام صوبہ سندھ کے زیر اہتمام دو
عظیم الشان تربیتی اجتماع ۲۲-۲۳ ذی قعدہ کو مقام تنگی میں
منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں سکولوں کالجوں اور یونیورسٹی
کے تقریباً تین سو طلباء نے شرکت کی اور پورے پروگرام
کو بڑے اٹھاک اور توجہ سے سنا۔ صوبہ سندھ کی تاریخ میں
یہ تربیتی اجتماع اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد نشست
کا حامل تھا۔ اس نشست سے ملک کے جدید علماء کرام،
طلباء۔ وکلاء اور دبانے خطاب کیا۔ اجتماع کی مختلف
نشستوں سے خطاب کرنے والوں کے اسماء گرامی درج
ذیل ہیں:-

حاجہ فاضل الرحمن۔
حافظ احسان الحق۔
ڈاکٹر فلاح حسین۔ حافظ عبدالغفور (صدر
شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی)۔
امیر نواز خان ایڈووکیٹ
حضرت مولانا احمد جان
حضرت مولانا عزیز الرحمن
علامہ اکرام القادری۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی

جناب جادیدا برہم پراچہ

جناب حبیب ملنگ

قائد طلباء میان محمد عارف

جناب حافظ حسین احمد

قاری محمد اسماعیل

دریں اشارہ ایک اعلان کے مطابق صوبہ سرحد کا
تیسرا ترقیاتی اجتماع ۲-۳ مارچ کو کچی مروت میں منعقد ہوگا۔

صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مرکزی صدارت ناظم اعلیٰ کی شرکت

جمعیت طلباء اسلام پاکستان صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس ۲-۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو ککھر میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مرکزی صدر میان محمد عارف اور ناظم عمومی جناب محمد فاروق قریشی بطور مہمان شرکت کریں گے۔ تمام حضرات کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی کو دعوت نامہ وصول نہ ہوا ہو تو وہ اس اعلان کو ہی اطلاع سمجھتے ہوئے بروقت تشریف لاکر ذمہ داروں سے ملہو براہ ہوں۔

منجانب :- ناظم عمومی جمعیت طلباء اسلام
صوبہ سرحد

صوبہ سرحد کی مجلس عمومی کا اجلاس

صوبہ سرحد کی جمعیت کے ایک اعلان کے مطابق صوبہ سرحد کی جمعیت کی مجلس عمومی کا ایک اہم اجلاس ۲ مارچ بروز جمعرات کچی مروت میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں تمام اراکین کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں جن حضرات کو دعوت نامے نہ ملے ہوں وہ اس اعلان کو ہی دعوت نامہ سمجھ کر اجلاس میں شریک ہوں۔

منجانب :- صدر جمعیت طلباء اسلام
صوبہ سرحد

ساتواں ترقیاتی اجتماع :

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام ساتواں
ترقیاتی اجتماع ۲۲ تا ۲۴ مارچ بہم میں منعقد ہوگا۔ اس
سلسلہ میں مغربی مفضل اعلان جاری کیا جائیگا۔

منجانب :- عبدالرؤف راہی

ناظم عمومی جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب

عزم نو کا آئندہ شمارہ

سید شمس الدین شہید نمبر ہوگا۔

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کا ماہنامہ عزم نو
کا آئندہ شمارہ یعنی ماہنامہ کا شمارہ ایک منفرد
طرز پر سید شمس الدین شہید نمبر ہوگا۔
مستقل حزیما روں کو پرچہ سابقہ قیمت پر چھ
ارسال کیا جائے گا۔

قیمت خصوصی نمبر : ۲ روپے
سالانہ قیمت : پندرہ روپے
ششماہ : آٹھ روپے
سہ ماہ : چار روپے
قیمت عزم نو : ۱/۵۰ روپیہ
عزم نو میں اشتہارات کیلئے مرکزی
دفتر سے رابطہ قائم کیجئے

بنوکے (انتخاب)

سرپرست : مولوی محمد شہدائیم
صدر : اکبر دمان
نائب صدر : حافظ عمر از خان
ناظم عمومی : عبدالمنیب
ناظم : تقسیم گل
ناظم نشریات : عزیز نواز
ناظم مالیات : عبدالمنیب

گروہی خیرہ (جیک آباد)

سرپرست : مولوی ابوالخالد شکار پوری
صدر : محمد انور پسند راہی
نائب صدر : عبدالحمید بروہی
ناظم عمومی : مسلی اکبر

ناظم : عبدالرسول بروہی
ناظم نشریات : عبداللطیف عبدالفتاح بروہی
ناظم مالیات : عبدالرحمن بروہی

شمولیت

جمعیت طلباء اسلام جیک آباد کے ممتاز طالب
راہنہا جناب سید محبوب علی شاہ نے جماعت کے پروگرام
سے متاثر ہو کر باقاعدہ شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

انتخاب (گورنمنٹ کالج لکی مروت)

سرپرست : امیر نواز خان ایڈوکیٹ
صدر : عبدالستار
نائب صدر : عبدالحمید
ناظم عمومی : سلام قادر
ناظم : نادر علی خان
ناظم نشریات : مسد اقبال
ناظم مالیات : محمد اسلم

انتخاب (قبر علیاں ضلع لاڑکانہ)

صدر : مولوی حبیب اللہ کوہارو
نائب صدر : حافظ غلام عباس چنہ
ناظم عمومی : ابو دینا مہر
ناظم : حافظ علی حیدر جمالی
ناظم نشریات : محمد ادیس سومرو
ناظم مالیات : حافظ ابوبکر ربڑور

مرکزی دفتر لاہور میں کا قیام

اس سے قبل ہمیں اطلاع
کیا جا چکا ہے کہ مرکزی دفتر میں
مرکزی لاہور میں کا قیام عملے
میں لایا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ
میں احباب سے تعاون کے
اپیل ہے۔ ازراہ کرم تعاون دینے فرما کر
محزون فرمائیں۔ یہ تعاون نقد زر کے علاوہ
اپنی پسند کی کتابوں کی فراہمی کی شکل میں بھی کیا
جاسکتا ہے۔ ناظم اعلیٰ جمعیت طلباء اسلام پاکستان

”اظهارِ حقیقت“ بحواب خلافتِ ولوکیت جلد دوم طبع گئی

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب صدیقی سابق شیخ الحدیث و ترمذی دارالعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی محکمۃ الادارہ تصنیف ”اظهارِ حقیقت“ کی دوسری جلد زورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آگئی ہے۔ اس کتاب میں امت کے شہیدِ عظیم سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور کبکے واقعات مثلاً جنگِ جمل و جنگِ صفین وغیرہ پر خالصتاً مسلکِ اہل سنت کی روشنی میں تحقیق و ابراہان افروز بحث کی گئی ہے۔ اور

مودودی صاحب نے ”خلافتِ ولوکیت“ نامی کتاب میں حج اعتراضات کے ہیں اُن اعتراضات کی وجھیاں اڑادی ہیں!

اس کتاب کے پڑھنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے جو مسلکِ اہل سنت و الجماعت کی امتیازی خصوصیت ہے۔ قیمت: ۲۵ روپے، مصارفِ ڈاک بذمہ خریدار، قاجوروں کے لیے خصوصی رعایت - صفحات ۴۸۰ (ملنے کا پتہ:)

مولوی حسن الرحمن جامع مسجد نبویاؤن کراچی ۵

ملک سے جھوٹ، فریب اور مکارانہ سیاست کو ہمیشہ کے لیے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے

اور اسلامی نظام

کے عملی نفاذ کے لیے اپنے صفوف میں مکمل اتحاد رکھیے

ہم مولانا مفتی محمود مظلہ کو پاکستان قومی اتحاد کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا فضل خالق ٹبہ سلطان پور نائب چیف علماء اسلام ضلع ہاڑی، چوہدری محمد یامین ٹبہ پٹرولیم، چوہدری محمد اختر و

دیگر اراکین جمعیۃ علماء اسلام ٹبہ سلطان پور تحصیل ملسی ضلع و ہاڑی